

شرعی کونسل آف انڈیا بریلی شریف کا سولہواں فقہی سیمینار

مورخہ ۲۲، ۲۳، ۲۴ رجب المرجب ۱۴۴۰ھ مطابق ۲۹، ۳۰، ۳۱ مارچ ۲۰۱۹ء

بفیض روحانی

وارث علوم اعلیٰ حضرت، تاج الشریعہ، جانشین مفتی اعظم، افقہ الفقہاء قاضی القضاۃ فی الہند
حضرت علامہ مفتی محمد اختر رضا قادری ازہری علیہ الرحمة والرضوان

زیر سرپرستی

حضور محدث کبیر ممتاز الفقہاء شہزادہ صدر الشریعہ

حضرت علامہ مفتی ضیاء المصطفیٰ قادری امجدی مدظلہ العالی

{ موضوعات بحث }

- ۱۔ جیلیٹین آمیز دواؤں اور غذاؤں کا شرعی حکم
- ۲۔ بھنگار کے مال کی خرید و فروخت اور اس کی مختلف صورتوں کا شرعی حکم
- ۳۔ حالات حاضرہ سے متعلق چند نتیجہ خیز مباحث

۲۱ رجب المرجب ۱۴۴۰ھ مطابق ۲۹ مارچ ۲۰۱۹ء بروز جمعہ

نشت اول : بعد نماز مغرب تا ۱۱:۰۰ بجے شب

زیر صدارت: حضرت علامہ مفتی محمد عسجد رضا خاں قادری صاحب قبلہ * زیر نظامت: حضرت مفتی محمد اختر حسین علیی صاحب

(۱) تلاوت کلام پاک (۲) نعت شریف (۳) خطبہ استقبالیہ (۴) خطبہ صدارت (۵) خطبہ تنقیح (۶) وقفہ چائے نوشی، ۹.۱۵ تا ۹.۳۰ شب (۷) بحث و مباحثہ موضوع

۲۲ رجب المرجب ۱۴۴۰ھ مطابق ۳۰ مارچ ۲۰۱۹ء بروز ہفتہ

نشت دوم: صبح ۸:۰۰ بجے سے ۱:۳۰ بجے تک

زیر صدارت: محدث کبیر حضرت علامہ ضیاء المصطفیٰ صاحب ☆ زیر نظامت: حضرت مفتی محمد رفیق عالم صاحب

(۱) تلاوت کلام پاک (۲) نعت شریف (۳) بحث و مباحثہ: موضوع نمبر ۲ (۴) وقفہ چائے نوشی ۱۰.۱۵ تا ۱۰.۳۰ صبح

نشت سوم: بعد نماز مغرب تا ۱۱:۰۰ بجے شب

زیر صدارت: حضرت علامہ مفتی محمد شبیر حسن صاحب ☆ زیر نظامت: حضرت مفتی محمد شمشاد احمد صاحب

(۱) تلاوت کلام پاک (۲) نعت شریف (۳) بحث و مباحثہ: موضوع نمبر ۲ (۴) وقفہ چائے نوشی، ۹.۱۵ تا ۹.۳۰ شب

۲۳ رجب المرجب ۱۴۴۰ھ مطابق ۳۱ مارچ ۲۰۱۹ء بروز اتوار

نشت چہارم: صبح ۸:۰۰ بجے سے ۱:۳۰ بجے تک

زیر صدارت: حضرت علامہ مفتی محمد صالح رضوی صاحب ☆ زیر نظامت: حضرت مفتی قاضی شہید عالم صاحب

(۱) تلاوت کلام پاک (۲) نعت شریف (۳) بحث و مباحثہ: موضوع نمبر ۲ (۴) وقفہ چائے نوشی ۱۰.۱۵ تا ۱۰.۳۰ صبح

نشت پنجم: بعد نماز مغرب تا ۱۰:۳۰ بجے شب

زیر صدارت: حضرت علامہ مفتی ولی محمد صاحب * زیر نظامت: حضرت مفتی قاضی فضل احمد صاحب

(۱) تلاوت کلام پاک (۲) نعت شریف (۳) حالات حاضرہ پر تبصرہ (۴) فیصلے و تاثرات (۵) وقفہ چائے نوشی، ۹.۱۵ تا ۹.۳۰ شب

شرعی کونسل آف انڈیا بریلی شریف کا سولہواں فقہی سیمینار

مورخہ ۲۲، ۲۳، ۲۴ رجب المرجب ۱۴۴۰ھ مطابق ۲۹، ۳۰، ۳۱ مارچ ۲۰۱۹ء

نظام الاوقات

۲۱ رجب المرجب ۱۴۴۰ھ مطابق ۲۹ مارچ ۲۰۱۹ء بروز جمعہ

نمبر شمار	مصروفیات	وقت
۱	سیمینار	بعد نماز مغرب تا ۱۱:۰۰
۲	وقفہ چائے نوشی	مناسب وقت پر

۲۲ رجب المرجب ۱۴۴۰ھ مطابق ۳۰ مارچ ۲۰۱۹ء بروز ہفتہ

نمبر شمار	مصروفیات	وقت
۱	نماز فجر بعد چائے نوشی	۰۶:۰۰ بجے
۲	ناشتہ	صبح ۰۷:۰۰ بجے
۳	نشست سیمینار	۰۸:۰۰ بجے سے ۱:۳۰ بجے تک
۴	وقفہ چائے نوشی	۱۰:۰۰ بجے کے بعد
۵	طعام	دوپہر ۰۲:۰۰ بجے
۶	نماز ظہر	۰۴:۰۰ بجے
۷	نماز عصر	۰۵:۳۰ پر
۸	عصرانہ	۰۶:۰۰ پر
۹	نماز مغرب	۰۶:۳۰ پر
۱۰	نشست سیمینار	۰۷:۱۵ تا ۱۱:۰۰ بجے شب
۱۱	وقفہ چائے نوشی	۰۹:۳۰ بجے
۱۲	نماز عشاء	۱۱:۱۵ پر
۱۳	طعام	۱۱:۳۰ پر

۲۳ رجب المرجب ۱۴۴۰ھ مطابق ۳۱ مارچ ۲۰۱۹ء بروز اتوار

نمبر شمار	مصروفیات	وقت
۱	نماز فجر بعد چائے نوشی	۰۶:۰۰ بجے
۲	ناشتہ	صبح ۰۷:۰۰ بجے
۳	نشست سیمینار	۰۸:۰۰ بجے سے ۱:۳۰ بجے تک
۴	وقفہ چائے نوشی	۱۰:۰۰ بجے کے بعد
۵	طعام	دوپہر ۰۲:۰۰ بجے
۶	نماز ظہر	۰۴:۰۰ بجے
۷	نماز عصر	۰۵:۳۰ پر
۸	عصرانہ	۰۶:۰۰ پر
۹	نماز مغرب	۰۶:۳۰ پر
۱۰	نشست سیمینار	۰۷:۱۵ تا ۱۱:۰۰ بجے شب
۱۱	وقفہ چائے نوشی	۰۹:۳۰ بجے
۱۲	نماز عشاء	۱۱:۱۵ پر
۱۳	طعام	۱۱:۳۰ پر

مندوبین کرام، شرعی کونسل آف انڈیا بریلی شریف

نمبر شمار	مندوبین کرام	پتہ	فون نمبر
1	حضور محدث کبیر مدظلہ العالی (رکن فیصل بورڈ)	قادری منزل، گھوسی ضلع منو	
2	حضرت مفتی شبیر حسن صاحب (رکن فیصل بورڈ)	جامعہ اسلامیہ روانہ فیض آباد یوپی	
3	حضرت مفتی سید اویس مصطفیٰ صاحب قبلہ	بلگرام شریف	
4	حضرت مفتی سید گلزار میاں صاحب قبلہ	مسولی شریف	
5	حضرت مفتی عاشق الرحمن صاحب قبلہ	جامعہ حبیبیہ، الہ آباد	
6	حضرت مفتی بہاء المصطفیٰ قادری صاحب قبلہ	جامعۃ الرضا، بریلی شریف	
7	حضرت مفتی اختر حسین علمی صاحب قبلہ	دارالعلوم علمیہ، جہانپور	
8	حضرت مفتی ذوالفقار نعیمی صاحب قبلہ	کاشی پور، اترکھنڈ	
9	حضرت مفتی شفیق احمد صاحب قبلہ	الہ آباد	
10	حضرت مفتی محمود اختر صاحب قبلہ	ممبئی	
11	حضرت مفتی سلمان رضا خان صاحب قبلہ	بریلی شریف	
12	حضرت مفتی سید شاہد علی صاحب قبلہ	راہپور	
13	حضرت مفتی عزیز عالم صاحب قبلہ	بسنڈیلہ	
14	حضرت مفتی رفیق عالم صاحب قبلہ	بریلی شریف	
15	حضرت مفتی قاضی شہید عالم صاحب قبلہ	بریلی شریف	
16	حضرت مفتی قاضی فضل احمد صاحب قبلہ	بنارس	
17	حضرت مفتی حبیب اللہ صاحب قبلہ	پچھڑوا، بلرام پور	
18	حضرت مفتی یونس رضا صاحب قبلہ	احسن المدارس، قدیم کانپور	

19	حضرت مفتی صالح صاحب قبلہ	جامعۃ الرضا، بریلی شریف
20	حضرت مفتی مقصود فرحت ضیائی صاحب قبلہ	کرنالک
21	حضرت مفتی محمد عاقل رضوی صاحب قبلہ	منظر اسلام، بریلی شریف
22	حضرت مفتی سید کفیل صاحب قبلہ	منظر اسلام، بریلی شریف
23	حضرت مفتی محمد حنیف صاحب قبلہ	جامعہ نوریہ، بریلی شریف
24	حضرت مفتی عبید الرحمن صاحب قبلہ	منظر اسلام بریلی شریف
25	حضرت مفتی محمد افروز صاحب قبلہ	منظر اسلام، بریلی شریف
26	حضرت مفتی جمال مصطفیٰ قادری صاحب قبلہ	جامعہ امجدیہ رضویہ، گھوسی
27	حضرت مفتی شمشاد احمد صاحب قبلہ	جامعہ امجدیہ رضویہ، گھوسی
28	حضرت مفتی محمد ابوالحسن صاحب قبلہ	جامعہ امجدیہ رضویہ، گھوسی
29	حضرت مفتی فیضان المصطفیٰ صاحب قبلہ	جامعہ امجدیہ رضویہ، گھوسی
30	حضرت مفتی خورشید احمد صاحب قبلہ	جامعہ امجدیہ رضویہ، گھوسی
31	حضرت مفتی انور نظامی صاحب قبلہ	دارالعلوم گلشن بغداد، ہزاریبانگ
32	حضرت مفتی عالمگیر صاحب قبلہ	دارالعلوم اسحاقیہ، جودھپور
33	حضرت مولانا محمد صدیق حسن صاحب قبلہ	المركز الاسلامی، دارالفکر، بہرائچ
34	حضرت مفتی شہاب الدین صاحب قبلہ	فیض الرسول، براؤں شریف
35	حضرت مفتی عبدالرحمن قادری صاحب قبلہ	مسعود العلوم، بہرائچ شریف
36	حضرت مفتی کمال اختر صاحب قبلہ	نور الحق، چرہ محمود پور، فیض آباد
37	حضرت مفتی محمد محبوب رضا صاحب	رضادار الافتاء، بھینڈی
38	حضرت مفتی احمد رضا صاحب قبلہ	دارالعلوم تنویر الاسلام، امرڈوبھا

39	حضرت مفتی ناظم صاحب قبلہ	جامعہ اشرفیہ، مبارکپور
40	حضرت مفتی معراج القادری صاحب قبلہ	جامعہ اشرفیہ، مبارکپور
41	حضرت مفتی محمد اکرام الحق صاحب قبلہ	دارالعلوم محبوب سبحانی، کرلا
42	حضرت مفتی شاہد علی صاحب قبلہ	مرکزی دارالفکر، بہرائچ
43	حضرت مفتی شمشاد حسین صاحب قبلہ	بدایوں
44	حضرت مفتی ولی محمد صاحب قبلہ	باسنی، ناگور
45	حضرت مفتی انور علی صاحب قبلہ	کرناٹک
46	حضرت مفتی عابد حسین صاحب قبلہ	مدرسہ فیض العلوم، جمشیدپور
47	حضرت مفتی انوار احمد امجدی صاحب قبلہ	دہلی
48	حضرت مفتی ابوطالب صاحب قبلہ	سلطان پور
49	حضرت مفتی مختار عالم رضوی صاحب قبلہ	مدرسہ سلیمیہ فیض الاسلام، کمرہٹی
50	حضرت سید سلیم باپو صاحب قبلہ	جام نگر، گجرات
51	حضرت مفتی انیس عالم سیوانی صاحب قبلہ	لکھنؤ
52	حضرت مفتی محمد عاشق حسین صاحب قبلہ کشمیری	جامعۃ الرضا، بریلی شریف
53	حضرت مفتی محمد ثکیل صاحب قبلہ	جامعۃ الرضا، بریلی شریف
54	حضرت مفتی محمد مطیع الرحمن صاحب قبلہ	بنارس
55	حضرت مفتی محمد شاہد رضا علیمی صاحب قبلہ	جامعۃ الرضا، بریلی شریف
56	حضرت مفتی ثکیل احمد صاحب قبلہ	جامعۃ الرضا، بریلی شریف
57	حضرت مفتی محمد شہزاد عالم صاحب قبلہ	جامعۃ الرضا، بریلی شریف
58	حضرت مفتی محمد گلزار احمد صاحب قبلہ	جامعۃ الرضا، بریلی شریف

خطبہ استقبالیہ

بموقع: سولہواں فقہی سیمینار شرعی کونسل آف انڈیا بریلی شریف

(ز:- حضرت علامہ مولانا
عاشق حسین صاحب کشمیری
نائب ناظم اعلیٰ: جامعۃ الرضا

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم۔ اَمَّا بَعْدُ

حضرات علمائے کرام و مفتیان عظام!..... السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ
یقیناً یہ مبارک و مسعود لمحہ ہم اور آپ کے لئے نہایت ہی فرحت و سرور کا باعث ہے کہ شرعی کونسل آف انڈیا بریلی شریف کا
سولہواں سالانہ فقہی سیمینار ایک بار پھر عالمی شہرت یافتہ مرکزی درسگاہ مرکز الدراسات الاسلامیہ جامعۃ الرضا میں منعقد ہو رہا ہے
علمائے کرام کا نورانی قافلہ ادارے کے علامہ حسن رضا کانفرنس ہال میں ضوگن ہے۔ سیمینار کی سرپرستی شہزادہ صدر الشریعہ ممتاز الفقہا
محدث کبیر حضرت علامہ مفتی ضیاء المصطفیٰ صاحب قبلہ قادری رضوی امجدی فرما رہے ہیں یقیناً یہ مجلس ملت غرا کی آپ جیسی قد آور
شخصیتوں اور معزز ہستیوں کی ضیاء پاشیوں سے منور و تابناک ہے امت کی یہ چیدہ چیدہ ہستیاں جس جذبہ مخلوص ایثار سے مسائل
پہچاں کی گتھیاں سلجھانے کے لئے شرعی کونسل آف انڈیا بریلی شریف کی فقہی و علمی مجالس میں شرکت فرماتی ہیں وہ قابل تحسین و صد
آفریں ہے جس کے لئے آپ حضرات پر خلوص مبارک باد کے مستحق ہیں ہم آپ تمامی حضرات کا دل کی اتھاہ گہرائیوں سے پر جوش
استقبال و خیر مقدم کرتے ہیں آپ حضرات کی مساعی جلیلہ کی مدح سرائی سورج کو چراغ دکھانے کے مترادف ہے، مولیٰ تعالیٰ سبھی
حضرات کو ان کے حسن نیت اور جہد حسن پر اجر عظیم عطا فرمائے۔ آمین
اساطین امت اور امنائے ملت کی آمد آمد سے ہر طرف چہل پہل ہے اور ماحول کیف و سرور میں ڈوبا ہوا ہے سیمینار ہال میں
آپ حضرات کے چہرہ پر ضیاء کی تابناکی سے ہر طرف چکا چوندھ ہے، باوجود اس کے یہ مجلس حل و عقد اپنی تمام تر رعنائیوں کے ہوتے
ہوئے اپنے حسن و دلربا میں اس کشش کے فقدان کی کسک محسوس کرتی ہے جو جماعت جماعت اہل سنت کے عظیم محسن و مربی عالم اسلام
میں فقہ و افتا کے گورنایاب شرعی کونسل آف انڈیا کے سرپرست اعلیٰ جن کے چہرہ پر تنویر کی ایک جھلک پانے کو حاضرین اپنی سعادت
مندی سمجھتے اور داخلے کی آہٹ سے ہی نورانی سماں بندھ جاتا اور مندوبین کے چہرے فرحت و انبساط سے کھل اٹھتے، کی رحلت کے
سبب مفقود ہے

یقیناً مرشد گرامی حضور تاج الشریعہ کی رحلت کا غم صرف خانوادہ رضویہ کو ہی نہیں بلکہ پورے عالم اسلام کو ہے اور ان کی کمی کا
احساس صرف حاضرین کو ہی نہیں بلکہ کل جماعت اہلسنت کو ہے جن کی زبان فیض سے نکلے ہوئے چند جملے گھنٹوں کے بحث و مباحثے
پر بھاری ہوتے اور صحیح نتیجے تک پہنچنے کی ضمانت لیتے مگر افسوس علم و عرفان کا وہ بحر ناپیدا کنار زہد و تقویٰ کا بلند و بالا منار، ہم سب کو یتیم
چھوڑ کر داعی اجل کو لبیک کہتے ہوئے رخصت ہو گیا۔

حضرات! آج حضور تاج الشریعہ علیہ الرحمۃ والرضوان گرچہ ہم تشنگان علم و معرفت کے مابین حیات ظاہری کے ساتھ موجود
نہیں مگر صرف میں ہی نہیں ہم حاضرین میں سے ہر ایک اس بات سے پُر امید ہے کہ حضور مرشد گرامی اس سیمینار میں بھی اپنی روحانی
موجودگی سے حسب سابق ہماری رہنمائی فرمائیں گے اور نتیجے تک رسائی میں ہماری معاونت فرمائیں گے۔ رب کریم کا بے پناہ کرم

اور احسان ہے کہ اس نے جہاں ہم اہلسنت کو مرشد گرامی کی مفارقت کا داغ برداشت کرنا مقدر فرمایا وہیں محدث کبیر ممتاز الفقہاء حضرت علامہ مفتی ضیاء المصطفیٰ صاحب امجدی اور شہزادہ و جانشین تاج الشریعہ حضرت علامہ مفتی عسجد رضا خاں صاحب دامت برکاتہم القدسیہ کی سرپرستی و قیادت کو ہم اہلسنت و جماعت کا نصیبہ بنایا۔ یہ دونوں مقدس ہستیاں حسب سابق آج کی اس بابرکت مجلس میں ہماری سرپرستی و قیادت کرنے کے لئے موجود ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان حضرات کے سایہ کو ہم اہلسنت و جماعت کے سروں پر تادیر قائم رکھے اور ان کے فیوض و برکات سے ہم سب کو مالا مال فرمائے۔

محترم حضرات! ”شرعی کونسل آف انڈیا“ آپ کو اپنی ذمہ داری اور فرائض منصبی کا احساس دلاتے ہوئے سال میں ایک مرتبہ زحمت دیتی ہے اور جدید و مختلف فیہ مسائل کی عقدہ کشائی اور انہیں متفقہ شکل و صورت دینے کے لئے، ارباب علم و تحقیق و صاحبان افتاء کی مقدس و متبرک جماعت کو یکجا و اکٹھا کرتی ہے تاکہ ملت اسلامیہ کو انتشار و افتراق سے بچایا جاسکے اور آپ ستودہ صفات حضرات کے توسط سے ہزاروں ثواب اپنے دامن میں سموتی ہے یہ سولہواں حسین و خوبصورت موقع ہے کہ یہ نورانی قافلہ مرکز اہل سنت بریلی شریف کے عظیم الشان ادارہ اور مایہ ناز دانش کدہ ”مرکز الدراسات الاسلامیہ جامعۃ الرضا“ کے ”علامہ حسن رضا کانفرنس ہال“ میں جلوہ بار ہے جو کچھ ہی لمحوں میں اپنی علمی و تحقیقی و تدقیقی کرنوں اور خوشبوؤں سے ماحول و فضا کو بقعہ نور و مشک بار بنانے والا ہے۔

ازیں قبل اسی مقدس ہال میں اسی مبارک و محترم جماعت نے دس اور اس کے بعد مسلسل تین سالانہ سیمینار میں ملک کے مختلف گوشوں میں اور گزشتہ دو سال سے اسی ہال میں بحث و تمحیص، تحقیق و تدقیق، توضیح و تنقیح کے بعد کئی اہم مسائل کا حل تلاش کر کے ”شرعی کونسل آف انڈیا“ بریلی شریف کو کامیاب و کامران بنایا ہے ان حل شدہ مسائل کو ارکان فیصل بورڈ کے دستخط کے ساتھ ماہنامہ سنی دنیا و دیگر موقرواہم جرائد و رسائل میں شائع کر دیا گیا ہے۔ الحمد للہ گیارہویں سالانہ سیمینار تک کے فیصلوں کو کتابی شکل دے کر ان کی اشاعت بھی کی جا چکی ہے۔

محترم حضرات! ”شرعی کونسل آف انڈیا“ بریلی شریف کی جانب سے آپ حضرات کی بارگاہ عالی میں جو سوال نامہ ارسال کیا گیا تھا وہ درج ذیل تین موضوعات پر مشتمل تھا۔

- (۱) جلیٹین آمیز دواؤں اور غذاؤں کا شرعی حکم
- (۲) بھنگار کے مال کی خرید و فروخت اور اس کی مختلف صورتوں کا شرعی حکم
- (۳) حالات حاضرہ سے متعلق چند نتیجہ خیز مباحث

آج کی محفل سعید و تقریب پر تنویر میں ان کے مختلف گوشوں پر بحث و تمحیص اور غور و خوض کے بعد ان کا حل سامنے لانا ہے ہمیں امید واثق ہے کہ حسب روایات سابقہ، اس بار بھی آپ حضرات فقیہانہ انداز میں زیر غور مسائل کے جواز و عدم جواز کے متعلق اپنے افکار و نظریات کو زیور دلائل و براہین سے آراستہ و مزین فرمائیں گے اور ”شرعی کونسل آف انڈیا“ کے جملہ ارکان پر امید ہیں کہ آپ مندوبین کرام و مفتیان عظام مکمل غور و خوض اور بحث و تمحیص کے بعد ان اہم مسئلوں کا نکھر اوستہ راجل پیش فرمائیں گے۔ اور ایک بار پھر شرعی کونسل کے سرپرکامرانی و کامیابی کا تاج زریں رکھیں گے۔ ساتھ ہی ساتھ رب جلیل کے حضور یہ دعا کریں کہ شرعی کونسل آف انڈیا کے زیر اہتمام آپ حضرات کے حل کردہ مسائل اور متفقہ فیصلوں کو امت محمدیہ قبول کرے اور اصلاح عمل کے لئے اختلاف و انتشار سے دور رہے۔

ہمیں آپ حضرات کی مشغولیات و مصروفیات کا بھرپور اندازہ و احساس ہے کہ آپ گوناگوں ذمہ داریوں میں گھرے ہونے کے باوجود شرعی کونسل کی طرف سے ارسال کردہ عنوانات و موضوعات پر مکمل انہماک و توجہ و عرق ریزی سے مقالے سپرد قسط کرتے ہیں اور قیمتی وقت نکال کر سفر کی کلفتوں و پریشانیوں کو جھیلنے ہوئے وقت مقررہ پر یہاں قدم رنجہ فرماتے ہیں اور زیر بحث مسائل پر کمال دیانت کے ساتھ تحقیق و تنقیح کے بعد متفقہ فیصلہ پر مجتمع ہوتے اور سیمینار کو کامرانی و کامیابی سے ہمکنار کرتے ہیں۔

خداوند قدوس کا بیحد فضل و احسان ہے کہ آپ مندوبین کرام اپنی سعی و جہد مسلسل سے اس عظیم و رفیع سلسلہ کو آگے بڑھا

رہے ہیں اور مجھے امید ہے کہ ان شاء اللہ المولیٰ مستقبل میں بھی بڑھاتے رہیں گے اور آپ حضرات اس میں بجا طور پر کامیاب بھی ہیں۔
عصر حاضر میں ملت کے بے شمار مسائل علمائے کرام و مفتیان عظام کی توجہ کے طالب ہیں اور ایسے معاملوں میں علماء ہی ذمہ دار قرار پاتے ہیں یہ ذمہ داری کا احساس ہی ہے کہ آپ حضرات اپنی مصروفیات و مشغولیات سے وقت نکال کر سفر کی کلفتوں کو برداشت کر کے تشریف لائے ہیں، ہمیں امید ہے کہ اس کا اجر و ثواب رب جلیل و کریم ضرور عطا فرمائے گا، خداوند قدوس ہمیں اسلام پر ثبات قدمی کی دولت سے نوازے اور اپنی ذمہ داریوں کو بحسن و خوبی انجام دینے کی توفیق رفیق مرحمت فرمائے اور مسلک اعلیٰ حضرت کا پکا مبلغ اور عامل بنائے، آمین۔

آپ تمامی حضرات سے گزارش ہے کہ اخیر میں آپ شرعی کونسل کے تعلق سے اپنا تحریری تاثر ضرور عنایت فرمائیں،
اخیر میں ہم مندوبین کرام کا ہماری دعوت قبول کرنے پر شکریہ ادا کرتے ہیں اور تشریف آوری پر صمیم قلب سے مبارکباد پیش کرتے ہیں۔ میزبانی کے فرائض انجام دینے میں کسی قسم کی کمی و نقصیرہ جائے تو اسے درگزر فرماتے ہوئے شکریہ کا موقع عنایت فرمائیں۔
آئندہ کے لئے مفید مشوروں سے نوازیں۔

اللہ تعالیٰ آپ حضرات کو دین و دنیا کی برکات سے ہمکنار فرمائے۔ آمین فقط والسلام مع الاکرام

طالب دعا

فقیر محمد عاشق حسین کشمیری غفرلہ

نائب ناظم اعلیٰ: مرکز الدراسات الاسلامیہ جامعۃ الرضا مرکز نگر بریلی شریف

۲۱/رجب المرجب ۱۴۴۰ھ/۲۹ مارچ ۲۰۱۹ء



خطبہ صدارت

بموقع: سولہواں فقہی سیمینار شرعی کونسل آف انڈیا بریلی شریف

بمقام: علامہ حسن رضا کانفرنس ہال، جامعۃ الرضا، بریلی شریف

(ز:۔ جانشین و شہزادہ تاج الشریعہ

حضرت علامہ مفتی محمد عسجد رضا خاں قادری مدظلہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لله وحده والصلاة والسلام على من لا نبي بعده سيدنا محمد وآله الصفوة وصحبه

القدوة ومن هذا حذوهم ونحى نحوهم فاتخذهم اسوة

معزز علمائے دین و مفتیان شرع متین!

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

نہایت ہی مسرت و شادمانی کی بات ہے کہ آج ہم اور آپ شرعی کونسل آف انڈیا، بریلی شریف کے زیر اہتمام مرکز الدراسات الاسلامیہ جامعۃ الرضا کے علامہ حسن رضا کانفرنس ہال میں پندرہ کامیاب فقہی سیمیناروں کے بعد سولہویں سالانہ فقہی سیمینار میں حاضر ہیں۔ یہ فقیر بے مایہ آپ کی تشریف آوری پر صمیم قلب سے آپ کو مبارکباد پیش کرتا ہے اور ممنون و مشکور ہے اس بات پر کہ آپ حضرات نے اپنی گوناگوں مصروفیات کے باوجود امت مسلمہ کے درپیش مسائل کی گتھی سلجھانے کے لئے اپنی اہم ذمہ داری سمجھ کر شرعی کونسل آف انڈیا کی دعوت پر لبیک کہتے ہوئے وقت نکالا اور سفر کی کلفتیں اور صعوبتیں برداشت کر کے شہر رضا میں قدم رنجہ فرمایا۔ رب کریم آپ کی عنایتوں کو دوام بخشے اور بار بار ایسے مسرت بخش مواقع نصیب فرمائے۔ ازیں قبل شرعی کونسل آف انڈیا بریلی شریف کے تمام سیمیناروں میں بعنوان خطبہ صدارت ایک موقع اور جامع خطبہ حضور والد گرامی آبروئے سنیت تاج الشریعہ قاضی القضاۃ حضرت علامہ مفتی محمد اختر رضا ازہری علیہ الرحمۃ والرضوان کے قلم سیال اور زبان فیض ترجمان سے بالواسطہ یا بلاواسطہ آپ حضرات سماعت فرماتے رہے۔ امسال بھی حضور والد گرامی کا وہ آخری گرانقدر خطبہ جو چودھویں فقہی سیمینار کے موقع پر اسی علامہ حسن رضا کانفرنس ہال میں پڑھا گیا، بعنوان پیغام تاج الشریعہ آپ حضرات کے باصرہ نواز ہوگا۔

حضور والد گرامی کی رحلت کے بعد آغاز سیمینار میں اس امر کی انجام دہی مجھ ناچیز کے ناتواں کاندھے پر آئی جس کے لئے یہ فقیر آپ حضرات کے سامنے چند سطور لے کر حاضر ہے۔

حضرات مفتیان کرام! اس سولہویں فقہی سیمینار کے لئے آپ حضرات کی بارگاہ میں دو عنوانات پر مشتمل

سوالنامہ شرعی کونسل آف انڈیا بریلی شریف کی جانب سے ارسال کیا گیا۔ ہر دو عنوان پر تلخیص مقالات سے عیاں ہے کہ بعض حضرات نے دونوں عنوان پر اور بعض حضرات نے ایک عنوان سے متعلق جوابات پر مشتمل اپنی نگارشات ارسال فرمائیں۔ جہاں پیشگی نگارشات ارسال فرمانے والے اصحاب فکر و قلم اس سیمینار میں شرکت فرما رہے ہیں، وہیں کچھ ایسی اہم اور مؤثر شخصیات بھی جلوہ فرما ہو کر ہمارے فکر و قلوب کو جلا بخش رہی ہیں جن کی تحقیقات کے بیش بہا جواہر ہمارے لئے قول فیصل کا درجہ رکھتے ہیں۔ ہم صمیم قلب سے سبھی حضرات کی نوازشات کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔ رب کریم ان حضرات کے مساعی جمیلہ کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے اور خزینہ غیب سے اجر جزیل عطا فرمائے۔

گزشتہ سیمیناروں میں ہم اور آپ دیکھتے آئے ہیں کہ مقالات میں اختلاف آراء نمایاں رہتا ہے جس سے ابتداءً یہ گمان ہوتا ہے کہ شاید کسی ایک حتمی رائے پر سب کا اتفاق نہ ہو پائے مگر بیشتر مسائل میں یہی ہوا کہ بحث و تمحیص کے بعد ایک رائے پر بڑی نیک دلی کے ساتھ حضرات مندوبین کرام کا اتفاق ہو گیا جو اس بات کا واضح ثبوت ہے کہ ہمارے علمائے کرام کا مطمح نظر یہ نہیں ہوتا کہ حق ہمارے ہی ساتھ ہے اور ہم نے جو لکھ دیا یا جو کہہ دیا وہی تسلیم کیا جائے، بلکہ ان کا نیک مقصد یہ رہتا ہے کہ دلائل کی روشنی میں جو صائب الرائے ہے حق اسی کے ساتھ ہے اور اسی کو قبول کیا جائے چاہے پہلے سے ہماری رائے اور فکر جو رہی ہو۔ رب کریم ہم سب کا سینہ جستجوئے حق اور قبول حق کے لئے کشادہ فرمائے۔ آمین!

ہر فقہی علمی مذاکرے (جس کا تعلق عوام و خواص دونوں سے ہو) کے دو فائدے ہوتے ہیں۔ ایک فائدہ جو عوام کے حق میں ہے اور دوسرا فائدہ جو خواص کے حق میں ہے۔ عوام کے حق میں فائدہ یہ ہے کہ نت نئے اور پیچیدہ مسائل میں ان کو صحیح راہ عمل کا علم ہوتا ہے تاکہ وہ غیر مشروع طریقوں سے بچ کر شرعی طریقوں پر کار بند رہنے کی سعی کریں اور دوسرا فائدہ جو خواص اور اہل علم ارباب تحقیق کے حق میں ہے وہ یہ ہے کہ مقالات لکھتے وقت اپنے موضوع سے متعلق کوئی ایک رائے قائم کرنے میں نہایت ہی غور و خوض سے کام لینا پڑتا ہے اور مراجعت کتب کے وقت بہت سے ایسے مسائل اور احکام نظر سے گزرتے ہیں جو ذخیرہ معلومات میں گرا نادر اضافہ کرتے ہیں۔ اس کے بعد بحث و مباحثے میں شرکت کرتے ہوئے مطالعہ مقالات سے بہت سے ایسے مسائل اور جزئیات سامنے آتے ہیں جنہیں عبور کیے بغیر منزل تک رسائی ممکن نہیں ہوتی۔

اس سولہویں فقہی سیمینار کے لئے جن دو عنوانات پر مشتمل سوالنامہ آپ حضرات کی بارگاہ میں ارسال کیا گیا، وہ مندرجہ ذیل ہیں:

(۱) جلیپٹین آمیز دواؤں اور غذاؤں کا شرعی حکم

(۲) بھنگا کے مال کی خرید و فروخت اور اس کی مختلف صورتوں کا شرعی حکم

یوں تو شرعی کونسل کے تمام سیمینار کے عنوانات سماج میں امت مسلمہ کے درپیش مسائل ہی ہوتے ہیں مگر امسال کے مسائل نئے اور پیچیدہ ہونے کے ساتھ ساتھ اس حیثیت سے بھی اہم ہیں کہ ان عنوانات سے متعلق ہر مسئلہ پر آپ حضرات کے جواز و عدم جواز اور حلت و حرمت کے فیصلے امت مسلمہ کے شعبہائے زندگی میں مثبت اور منفی ہر طرح کا نمایاں اثر چھوڑیں گے۔ جیلیٹین سے متعلق مسائل پر فیصلے اس اعتبار سے اثر انداز ہوں گے کہ اس کا استعمال آج بیشتر اشیاء میں ہو رہا ہے اور مسلم و غیر مسلم ہر ایک ان اشیاء کو اپنی روزمرہ کی ضرورتوں میں استعمال کر رہا ہے۔ ایسے ہی آج کے حکومتی نظام میں ہر چیز کی خرید و فروخت بذریعہ ٹینڈر ہی ہو رہی ہے اور بنام شفافیت آئندہ خرید و فروخت کا یہ طرز عمل نہایت ہی تیزی سے عروج پائے گا اور یہ طرز تجارت صرف بھنگا رکا ہی نہیں بلکہ ہر شے کی تجارت کا ہوگا۔ لہذا اس عنوان سے متعلق مسائل کے جواز و عدم جواز، حلت و حرمت کے فیصلے امت مسلمہ کے اقتصادی و معاشی حالات پر اپنا نمایاں اثر چھوڑیں گے۔ اس لئے کہ قوم مسلم کے سرخیل سرمایہ داروں کا خاص طبقہ بھی اس کا روبرو سے منسلک ہے۔ لہذا مجھے امید ہی نہیں بلکہ یقین ہے کہ آپ حضرات بقیض اعلیٰ حضرت عظیم البرکت علیہ الرحمۃ والرضوان سابقہ مسائل ہی کی طرح اپنے فکر و تدبیر پر مزید اضافے کے ساتھ امت مسلمہ کے اقتصادی، معاشی اور معاشرتی حالات کو مد نظر رکھتے ہوئے اصول شرع کی روشنی میں اپنے اسلاف کی اتباع کرتے ہوئے ان مسائل کے جوابات پر نہایت ہی نیک نیتی سے رائے قائم کریں گے اور شرعی کونسل آف انڈیا کے سرکامیابی کا سہرا باندھیں گے۔

میں ایک بار پھر شرعی کونسل آف انڈیا کے اس سولہویں فقہی سیمینار میں آپ حضرات کی تشریف آوری پر دل کی اتھاہ گہرائیوں سے شکر گزار ہوں اور مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ ساتھ ہی دعا جو ہوں کہ اللہ عز و جل اپنے حبیب پاک صاحب لولاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم کے صدقے میں آپ حضرات کو کامیابیوں سے ہمکنار کرے۔ آمین بجاہ سید المرسلین علیہ علی آلہ وصحبہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم۔

فقیر محمد عسجد رضا خاں قادری غفرلہ

ناظم اعلیٰ: شرعی کونسل آف انڈیا، بریلی شریف

۲۱/ رجب المرجب ۱۴۴۰ھ مطابق ۲۹/ مارچ ۲۰۱۹ء



سولہواں فقہی سیمینار
شرعی کونسل آف انڈیا، بریلی شریف

٢١، ٢٢، ٢٣ / رجب المرجب ١٤٢٠ هـ
مطابق ٢٩، ٣٠، ٣١ / مارچ ٢٠١٩ء

علامہ حسن رضا کا نفرنس ہال
مرکز الدراسات الاسلامیہ جامعہ الرضا
بریلی شریف

Page | 1

یہاں یہ یاد رہے کہ ظہور حق کے بعد اپنی جی ہوئی رائے سے رجوع کرنا اور اعتراف خطا اور قبول حق امام اعظم ابو حنیفہ و دیگر مجتہدین اور ان کے متبعین کا شیوہ رہا ہے کما ہونی الکتب مذکور۔ ہمیں ان کی سنت سے روگردانی زیب نہیں دیتی کہ ہم ان کے مقلد ہیں۔ نہر الفائق پھر عالمگیری میں ہے: ولا ينبغي له أن يحتج للفتوى إذا لم يسأل عنه، وإذا أخطأ رجوع ولا يستحي ولا يأنف. (مهر الفائق، ج ۳، ص ۵۹۹) قرآن حکیم میں بظاہر اس سے خطاب ہوا جو اتباع ہوا سے معصوم ہے، ارشاد ہوا: يا داود انا جعلناك خليفة (لی) قوله) ولا تتبع الهوى فيضلك عن سبيل الله الآية۔ اور حقیقت یہ خطاب حکام علماء اور ناقلان فتویٰ سے ہے کہ وہ نصیحت مانیں اور اتباع ہوا کا ہولناک انجام سوچیں اور اس وعید کی شدت پر غور کریں جو برسمیل فرض معصوم کو سنائی گئی تو ہم غیر معصومین کی کیا بساط؟ اللہ تعالیٰ ہم سب کو استقامت بخشے اور اتباع ہوا و تشہی کی آفتوں سے محفوظ رکھے۔

ایک مقصد اس ”شرعی کونسل“ کے قیام سے یہ تھا اور ہے کہ سیدنا اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تحقیقات کو اجاگر کیا جائے اور اپنوں اور غیروں کے دلوں میں ان کی علمی وجاہت کا سکھ جو پہلے سے بیٹھا ہوا ہے اور مستحکم کیا جائے اور دکھایا جائے کہ علم کے اس جبل شامخ کی تحقیقات ایسی راسخ ہیں کہ سب اکٹھا ہو کر کے ہلانا چاہیں تو ہل نہ سکیں، ہلانے والے ہل جائیں۔

مزید برآں یہ امر لوگوں پر بار بار روشن ہو کہ مدت دراز گزرنے کے بعد بھی وہ علم رفع ابھرتے ہوئے مسائل میں گم گشتگان کے لئے رہبر و رہنما ہے مگر صد افسوس! اب یہ دیکھا جا رہا ہے کہ اعلیٰ حضرت کے خوشہ چینیوں کے خوشہ چیں تصریحات اعلیٰ حضرت سے صرف نظر کر رہے ہیں اور ان کی تحقیقات کے برخلاف اپنی نئی تحقیق پیش کر رہے ہیں، جب کہ اس بار گاہ فیض سے منہ موڑنا نہ صرف سوئے ادب ہے بلکہ اس طرز عمل سے آزادی کو ہوا دینے کے مرادف ہے۔

بہر حال اہل حق کو اپنی فکر لازم ہے۔ ہم امید کرتے ہیں کہ ان شاء اللہ تعالیٰ ہماری یہ شرعی کونسل اور اس کے فقہی سیمینار امتیازی شان کے ساتھ شریعت کے دائرے میں اپنا کام مستقبل میں بھی انجام دیتے رہیں گے اور حق گوئی اور حق پسندی اور حق پر استقامت اس کا طرہ امتیاز رہے گا۔

اخیر میں بطور یاد دہانی گزارش ہے کہ درمیان بحث مخاطب کے حفظ مراتب کو ملحوظ خاطر رکھیں اور اظہار حق کے لئے اپنے استدلال کو بلطف و نرمی حکمت کے ساتھ پیش کریں اور کم سے کم وقت میں بحث کو سمیٹنے کی کوشش کریں اور لفظی بحث سے احتراز کریں، آپ جیسے تجربہ کار افراد کی کوششوں سے میں پوری امید رکھتا ہوں کہ بحث و تمحیص کے بعد عنوان سے متعلق اہم مسائل میں ہم کسی اہم فیصلے تک پہنچ جائیں گے وباللہ التوفیق۔

یہ چند باتیں حسب دستور سابق آپ سے گزارش کی گئیں اور ان کی اہمیت آپ جیسے ہوش مند، نکتہ سنخ، حاملان امانت شرع اور مسلک اہل سنت کے درد مند اور اس کی شناخت بنام مسلک اعلیٰ حضرت کے نگہبان و پاسبان حضرات پر پوشیدہ نہیں، اس لئے ان کے اعادے میں کوئی حرج نہیں بلکہ بار بار اس کا اعادہ بطور تجدید عہد و تسخیر خویش و یاد دہانی برائے دیگر اضروری ہے، پھر بظاہر خطاب اگرچہ حاضرین سے ہے مگر ابلاغ و اعلام غیر حاضرین کے لئے بھی ہے یا بالفاظ دیگر ان کو بھی سنانا ہے، اس دور پرفتن میں اعلیٰ حضرت عظیم البرکت کی شخصیت

بحیثیت امام اہل سنت اور زیادہ اجاگر ہوئی ہے اور مسلک اعلیٰ حضرت مسلک اہل سنت کی صحیح پہچان اور حنفیت اور تقلید ائمہ مجتہدین اور ان کے ساتھ نیاز مندی کا امتیازی نشان بن کر ہر دور سے زیادہ اس دور میں ابھر رہا ہے مگر افسوس کی بات یہ ہے کہ کہیں کہیں اس کے خلاف کوئی آواز دہی دہی سنائی دیتی ہے تو کہیں بعض تحریروں سے اس کی مخالفت نمایاں ہوتی ہے بلکہ شدہ شدہ اس امر میں روز افزوں اضافہ ہو رہا ہے اور اعلیٰ حضرت سے اختلاف کا حوصلہ رکھنے والے گونا گوں رنگارنگ ہیں اور ان کے مقاصد جدا جدا ہیں۔ مجھے اس جگہ اس کی تفصیل کی حاجت نہیں کہ یہ بات سب پر ظاہر ہے عیاں راجحہ بیاں، البتہ مسائل میں اعلیٰ حضرت سے اختلاف کا حوصلہ رکھنے والے کہیں کہیں خود اعلیٰ حضرت کا نام لیتے ہیں جیسا کہ خود میں نے بعض سے سنا، کاش! ان لوگوں میں کوئی ایسا ہو تا جو اعلیٰ حضرت کی روش کو رہنما بناتا اور تہشی اور شخصی مفاد و لحاظ اغنیاء سے گریزاں خداداد لیاقت و تمیز وافر سے کام لے کر تنقیح مسائل غیر منقحہ کرتا اور ائمہ فہمی و مقتدایان قضا و افتا کے نشان قدم پر قدم رکھتے ہوئے صحیح و رجح کو جلوہ دیتا اور مرجوع سے مجتنب ہو کر خلاف اجماع سے بچتا اور نقول معتمدہ کی روشنی میں یہ ثابت کرتا کہ یہی امام اعظم کا قول ضروری ہے اور التزام مذہب معین سے اس پر جو عہد عائد ہوا اور جو امانت اس کے ذمے میں آئی، اس سے عہدہ برآ ہوتا کیا واقعہ یہی ہے اور یہی مشاہدہ! اس کا جواب اصحاب فکر و نظر و اہل فہم پر چھوڑتا ہوں۔

آپ جیسے حضرات سے مجھے امید ہے کہ مسلک اعلیٰ حضرت پر اور زیادہ سختی کے ساتھ عملی طور پر دوسروں کو تعلیم اور تلقین کے لئے استقامت کا مظاہرہ فرمائیں گے اور یہ بتائیں گے کہ مسلک اعلیٰ حضرت صرف عقائد اہل سنت ہی کا دوسرا نام نہیں بلکہ بہت سارے معمولات اہل سنت کی بھی صحیح پہچان ہے، یہی نہیں بلکہ یہ سچی حنفیت خصوصاً اور عموماً تقلید ائمہ مجتہدین کی تاکید اور اتباع رخص و پیروی حیل کا سد باب اور التزام صحیح و رجح کا بھی داعی و متقاضی ہے۔

اعلیٰ حضرت کے گلزار علم کے خوشہ چینوں سے کچھ پھول چننے والے اگر یہ تفریق کریں کہ یہ مسائل ہیں جن میں اعلیٰ حضرت سے اختلاف کیا جاسکتا ہے تو انہیں یہ بات زیب نہیں دیتی انہیں لازم کہ وہ خوشہ چین گلشن اعلیٰ حضرت کی روش پر رہیں جن کو کبھی یہ خیال نہ گزرا، تو ہمیں کب شایاں ہے کہ ہم ان اکابر کی روش سے قدم باہر نکالیں۔

لہذا ہماری شرعی کونسل کا دستور ہے کہ ہم نے کبھی یہ گوارا نہ کیا کہ تحقیقات اعلیٰ حضرت تو تحقیقات اعلیٰ حضرت، ان کے حاشیہ نشین نامور علمائے کرام مثل صدر الشریعہ و مفتی اعظم کی تحقیقات کو تختہ مشق بنائیں اور ان کی تحقیق پر تحقیق کریں، مجھے کہنے دیا جائے کہ شرعی کونسل کے جہاں کچھ اچھے پہلو ہیں وہاں کچھ افسوسناک پہلو بھی ہیں جو آپ شرکائے شرعی کونسل سے پوشیدہ نہیں اور ماضی قریب میں بعض پہلو رونما بھی ہوئے، اللہ جزائے خیر دے محدث کبیر علامہ ضیاء المصطفیٰ قادری رضوی امجدی کو جنہوں نے ہر جگہ اور یہاں بھی ان پر نظر رکھی اور بروقت ان کا سد باب کیا اور جن درد مند ان مسلک اعلیٰ حضرت نے ان کا ساتھ یہاں یا جہاں کہیں دیا وہ بھی لائق صد تحسین اور مستحق دعائے خیر ہیں، اللہ سب کو ہمیشہ توفیق خیر اور برکات دارین سے نوازے، شرعی کونسل کی فکر کے بانی علامہ ارشد القادری رحمۃ اللہ علیہ ماضی قریب میں ہوئے، جنہوں نے نماز میں لاؤ ڈا سپیکر کے استعمال اور رویت ہلال کے مسائل کے لئے ہنگامہ نشست کا اہتمام جامعہ اشرفیہ میں فرمایا تھا جس میں یہ فقیر بھی حاضر تھا، اس کے پیچھے یہ جزئیہ کار فرما تھا کہ عوام جن کو ان مسائل میں ابتلا ہے ان کے لئے بقدر امکان شرع

سے کوئی راہ نکلے بصورت دیگر اکابر علمائے اہل سنت جو امنائے شریعت ہیں کے فیصلے پر عوام و خواص سب کار بند ہوں مگر لاؤ ڈا سپیکر، رویت ہلال و اقامت جمعہ کے مسائل کے سلسلے میں کیا ہوا وہ سب پر ظاہر ہے، مجھے اس تبصرے کی ضرورت نہیں، ہمیں اپنی فکر لازم ہے۔ موجودہ سیمینار میں جو مسائل درپیش ہیں، آپ حضرات سے امید ہے کہ ان کا شرعی حل ^{بہترین} اعلیٰ حضرت نکالیں گے اور پوری ذمہ داری کے ساتھ تصریحات اعلیٰ حضرت کو رہنمائی کریں گے اور انہی کی رہنمائی کی روشنی میں قلمی صورتی کیا ہے اور قلمی ضروری کیا؟ واضح فرمائیں گے اور کسی مسئلے میں ائمہ مذہب کی نص صریح اگر مل جائے تو اپنی بحث سے دست بردار ہوں گے اور ان کی نص کو حکم شرع مان کر تسلیم فرمائیں گے۔ ہمیں احساس ہے کہ آپ نے اپنے اوقات عزیز میں سے کچھ قیمتی وقت نکالا اور سفر کی تکالیف برداشت کر کے آپ شریک اجلاس ہوئے ہیں، ہم ”شرعی کونسل“ کے تمام شرکاء کے تہ دل سے شکر گزار ہیں اور دعا گو ہیں کہ اللہ عز و جل اپنے حبیب پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم کے صدقے میں آپ تمامی حضرات کو کامیابی سے ہمکنار کرے۔ آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی آلہ وصحبہ اجمعین۔

فقیر محمد اختر رضا قادری الازہری غفرلہ
بانی و سرپرست اعلیٰ شرعی کونسل آف انڈیا
رکن فیصل بورڈ: شرعی کونسل آف انڈیا، بریلی شریف
۲۳ رجب المرجب ۱۴۳۸ھ مطابق ۲۱ اپریل ۲۰۱۷ء



محترم المقام حضرت مفتی----- صاحب قبلہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ امید کہ بخیر وعافیت ہوں گے۔

سوالہاں فقہی سیمینار شرعی کونسل آف انڈیا بریلی شریف کے فقہی سیمینار کے سوالنامے حاضر خدمت ہیں جن کے موضوعات درج ذیل ہیں:

(۱) بھگار کے مال کی خرید و فروخت اور اسکی مختلف صورتوں کا شرعی حکم

(۲) جیلیٹن آمیز دواؤں اور غذاؤں کا شرعی حکم

(۳) حالات حاضرہ کے سلگتے ہوئے چند مسائل پر تبادلہ خیال ولائحہ عمل

ہمیں آپ کی مصروفیت کا بھرپور احساس ہے مگر یہ ذمہ داری بھی آپ ہی کی ہے۔ لہذا آپ سے گزارش ہے کہ اپنے قیمتی اوقات میں سے کچھ وقت ان موضوعات کو ضرور دیں اور سیمینار میں بصد خلوص شرکت کریں اور سیمینار کو کامیابی سے ہمکنار فرمائیں اور عند اللہ ماجور ہوں۔

نوٹ: جوابات ۲۸/ فروری ۲۰۱۹ء سے قبل ضرور ارسال فرمادیں۔ مقالہ کمپوز کروا کر اور تصحیح فرما کر بھیجیں تو بہتر ہوگا۔

ان شاء اللہ سیمینار کی تاریخوں سے جلد ہی بذریعہ فون مطلع کر دیا جائے گا یہ سیمینار جامعۃ الرضا بریلی شریف میں منعقد ہوگا۔

تاریخوں کی اطلاع کے بعد پہلی فرصت میں آپ اپنی آمد و رفت کے لئے اپنی صوابدید کے مطابق اے۔ سی تھری ٹائر میں رزرویشن

کروالیں، آنے کے بعد سفر خرچ پیش کر دیا جائے گا۔

جوابات اس پتہ پر ارسال فرمائیں:

ALLAMA ZIAUL MUSTAFA QADRI

JAMIA AMJADIA RIZVIA

POST-GHOSI

DISTRICT-MAU (U.P.)

PIN- 275304

یا اس ایڈریس پر ای میل کریں:

nooraniazmi@hotmail.com

امید کہ وقت مقررہ سے قبل جوابات ارسال فرما کر شرعی کونسل کو شاد کام فرمائیں گے۔

فقط والسلام

الداعی: فقیر محمد عسجد رضا خان قادری

ناظم شرعی کونسل آف انڈیا بریلی شریف

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

سوالنامہ

سوالہاں فقہی سیمینار شرعی کونسل آف انڈیا، بریلی شریف { بھنگار کے مال کی خرید و فروخت اور اس کی مختلف صورتوں کا شرعی حکم }

از: شمشاد احمد مصباحی، جامعہ امجدیہ رضویہ گھوسی، منو

ممبئی، کلکتہ، بنگلور، چنئی، دلی جیسے بڑے شہروں میں بھنگار کا کاروبار بڑے زور و شور سے چل رہا ہے۔ ممبئی وغیرہ میں لاکھوں مسلمان اس کاروبار سے جڑے ہیں اور اس کاروبار میں شرعی اور غیر شرعی ہر دو طریقہ جاری و ساری ہے، اس لیے بہت سے دین دار مسلمان اس کی مختلف صورتوں سے متعلق علمائے کرام و مفتیان عظام سے سوالات کرتے رہتے ہیں اور کبھی کبھی جواب مختلف ہو جانے کی صورت میں کشمکش اور تردد کے شکار ہوتے ہیں۔ اس لیے ضرورت پڑی کہ اس مسئلہ کی مختلف صورتوں سے متعلق تنقیح ہو جائے۔

بھنگار میں لوہا لکڑ، المونیم، پیتل، تانبا، الیکٹرک سامان، ٹرانسفارمر، کمپیوٹر اور پرانی گاڑیوں کے پارٹ پُزے سب شامل ہوتے ہیں۔ یوں کہہ لیا جائے کہ جو سامان اپنے مصرف کے لائق نہ ہو اس کو بھنگار میں بیچ دیا جاتا ہے۔ سرکاری اور پرائیویٹ کمپنیوں کے لاکھوں کے پرانے مال و اسباب اور ردی ساز و سامان بھنگار میں بیچے جاتے ہیں، اس کے لیے سرکاری اور پرائیویٹ کمپنیاں ٹینڈر جاری کرتی ہیں اور اپنے سامانوں کی تفصیلات ظاہر کرتی ہیں، تین لاکھ کے اوپر مالیت کے بھنگار کا ٹینڈر آن لائن بھرا جاتا ہے، تین لاکھ سے نیچے مالیت کے سامانوں کا ٹینڈر آف لائن یعنی ہاتھ سے مقررہ پروفارما بھر کر آفس میں جمع کر دیا جاتا ہے۔

ٹینڈر بھرتے وقت جی، ایس، ٹی نمبر۔ پین کارڈ، آدھار کارڈ، دوکان کا لائسنس اور کبھی کبھی مال زیادہ ہونے کی صورت میں بینک اسٹیٹ منٹ بھی جمع کرنا پڑتا ہے۔ ہر ٹینڈر کے ساتھ مال کی مقدار کے پیش نظر کم و بیش ڈپوزٹ یعنی زر ضمانت بھی جمع کرنا لازم ہوتا ہے۔ ٹینڈر پاس ہو جانے کی صورت میں مال کو خریدنا ضروری ہوتا ہے ورنہ زر ضمانت ضبط ہو جاتی ہے۔

ٹینڈر بھرنے کی آخری تاریخ کی اطلاع اخباری اشتہار کے ذریعے اور کمپنی کی ویب سائٹ پر کر دی جاتی ہے، مال کی نوعیت، اقسام اور دیگر تفصیلات بھی ویب سائٹ پر ڈال دی جاتی ہیں۔ مال کس جگہ ہے؟ اس کا پورا ایڈریس، پتہ، فون نمبر وغیرہ سب کچھ بتا دیا جاتا ہے۔

آن لائن یا آف لائن ٹینڈر بھرنے سے پہلے ٹینڈر بھرنے والا مال کی مبینہ جگہ جا کر مال کو اچھی طرح دیکھ سکتا ہے اور مبینہ قیمت کے اعتبار سے مال کو خریدنے میں اس کا نفع ہے یا نقصان، اچھی طرح اس کا جائزہ لے سکتا ہے۔

ٹینڈر پاس کرانے کے لیے کبھی منسٹر۔ ایم، پی۔ ایم، ایل، اے کو رشوت دی جاتی ہے تاکہ وہ سرکاری افسران اور ادھیکاریوں پر دباؤ بنا کر ٹینڈر پاس کرا دے۔ اور کبھی ڈائریکٹ افسران کو رشوت دے کر ٹینڈر پاس کرا لیا جاتا ہے، بے رشوت دیے عموماً ٹینڈر پاس نہیں ہو پاتا۔ رشوت میں دی گئی رقم اور اپنا منافع نکالنے کی مختلف صورتیں ہوتی ہیں:

کبھی ایسا ہوتا ہے کہ سوٹن مال کو کانٹے پر مثلاً ۷۰ ستر ٹن بنا دیا جاتا ہے اور ۷۰ ستر ٹن کی پرچی بنتی ہے اور کاغذات میں بھی مال بیچ کی مقدار صرف ستر ٹن دکھائی جاتی ہے اور اسی کے اعتبار سے ثمن کی ادائیگی ہوتی ہے اور تیس ٹن کا جو دام بنتا ہے، وہ سب مل بانٹ کر کھالیتے ہیں۔ ٹینڈر بھرنے والا اسی سے اپنی رشوت کی رقم بھی نکال لیتا ہے۔

کبھی ایسا ہوتا ہے کہ مارکیٹ میں جس مال کی قیمت مثلاً ۲۵ روپے، فی کلو ہوتی ہے، ٹینڈر بھرنے والا اسی مال کی قیمت ٹینڈر میں ۳۵ روپے فی کلو بھرتا ہے، یعنی دس روپے فی کلو گھٹا برداشت کر لیتا ہے اور چوں کہ مارکیٹ ریٹ سے زیادہ قیمت بھر چکا ہے، اس لیے اس کا ٹینڈر پاس ہو جاتا ہے، پھر ادھیکاری سے وہ سیٹنگ کرتا ہے اور سوٹن مال کی جگہ مثلاً ڈیڑھ سوٹن مال بھر لیتا ہے اور پچاس ٹن میں سے کچھ ادھیکاریوں کو اور کچھ کاٹھا پروزن کرنے والے عملہ کو کھلاتا ہے اور رشوت میں دی گئی رقم اور اپنا منافع سب اسی سے پورا کر لیتا ہے۔

کبھی ایسا ہوتا ہے کہ ادھیکاری رشوت لے کر خراب مال کی جگہ اچھا مال یا کچھ خراب اور زیادہ اچھا مال گاڑی پر لوڈ کر دیتا ہے، اس سے ٹینڈر بھرنے والوں کو رشوت کی رقم مہیا کرنے اور بھرپور منافع کمانے کا موقع مل جاتا ہے۔

جو مسلمان دین دار ہیں وہ اس قسم کی ہیرا پھیری کو غیر شرعی عمل جان کر اس سے دور رہتے ہیں اور صرف اپنے مالِ مبیع کو مناسب دام پر بیچ کر جو نفع کماتے ہیں اسی پر اکتفا کرتے ہیں، مگر انھیں بھی ٹینڈر پاس کروانے کے لیے کچھ نہ کچھ رشوت دینی پڑتی ہے، جب کہ شریعت رشوت لینے اور دینے کو حرام فرماتی ہے۔

یہاں میں اس بات کو واضح کرنا ضروری سمجھتا ہوں کہ بعض علما کا موقف یہ ہے کہ جو ہندوستانی مسلمان گورنمنٹ کے مطلوبہ معیار اور مقررہ شرائط پر ٹینڈر بھرنے کی اہلیت رکھتا ہے، ٹینڈر بھرنے اور معاشی حالت کو مستحکم کرنا اس کا قانونی و جمہوری حق ہے اور مطلوبہ شرائط پوری کرنے کے باوجود اس کا ٹینڈر نہ پاس کرنا اس پر ظلم ہے اور اپنے حق کے حصول یا دفع ظلم کے لیے رشوت دینا جائز و درست ہے، جیسا کہ کتب فقہ میں مصرح ہے۔ اس لیے ٹینڈر پاس کرانے کے لیے رشوت دینا جائز و درست ہے۔ اگر عدم جواز کا فتویٰ دے دیا جائے تو بہت سے مسلمان بے روزگار ہو جائیں گے، یا ان کی معاشی حالت بہت کمزور ہو جائے گی۔

مذکورہ بالا تفصیلات میں آپ نے جگہ جگہ ”ٹینڈر“ کا لفظ پڑھا، ٹینڈر کی شرعی حیثیت کیا ہے؟ اس پر بھی آپ حضرات کو غور و فکر کرنے کی ضرورت ہے۔

بادی النظر میں ”ٹینڈر“ کم سے کم قیمت میں دوسرے کا سامان یا اس کی خدمت خریدنے اور زیادہ سے زیادہ قیمت پر اپنا سامان بیچنے کی طلب کا نام ہے۔

یہ ایک قابل نفاذ معاہدہ ہے اور اس میں شرعاً کوئی قباحت نظر نہیں آتی۔

آپ نے بار بار اخبارات میں ٹینڈر کا اشتہار دیکھا ہوگا۔ کبھی کبھی گورنمنٹ اپنے دفاتر اور اپنے محکموں کے لیے کچھ ساز و سامان خریدنے کے لیے ٹینڈر جاری کرتی ہے، جو ٹینڈر بھرنے والا کم سے کم قیمت پر مطلوبہ اشیاء، مطلوبہ معیار اور متعینہ اوصاف کے ساتھ گورنمنٹ کو دینے کا ٹینڈر بھرتا ہے، گورنمنٹ اس کا ٹینڈر پاس کرتی ہے اور جب گورنمنٹ اپنے ساز و سامان اور مال و اسباب کو بیچنے کے لیے ٹینڈر جاری کرتی ہے تو جو زیادہ قیمت کا ٹینڈر ہوتا ہے، اس کا ٹینڈر پاس کرتی ہے تو گویا ٹینڈر کم سے کم قیمت میں دوسرے کا سامان خریدنے اور زیادہ سے زیادہ قیمت پر اپنے سامان کو بیچنے کا ایک قابل نفاذ معاہدہ ہے، جس میں طرفین کے لیے مقررہ شرائط کی پابندی لازم و ضروری ہے۔

اس لحاظ سے ٹینڈر بیع مناقصہ کے مثل ہے جو مزایدہ کی ضد ہے، اسی مناقصہ کو عام بول چال اور انگریزی میں (ٹینڈر Tender) کہا جاتا ہے۔ مزایدہ یا بیع من یزید بائع کی طرف سے ہوتا ہے کہ مشتری بولیاں لگاتے ہیں، جو زیادہ بولی لگا دے اس کے حق میں بیع منعقد ہو جاتی ہے، یہ مناقصہ کا الٹ ہے کہ اس میں مشتری کی طرف سے طلب ہوتی ہے۔ جو بائع کم سے کم قیمت میں اپنا سامان بیچنے پر تیار ہو جائے بیع اس کے ساتھ کی جاتی ہے، عام طور سے جب حکومت کی طرف سے ٹینڈر طلب کیے جاتے ہیں تو اخبار میں ٹینڈر نوٹس آتے رہتے ہیں، مثلاً حکومت

نے اعلان کیا کہ ہمیں فلاں شعبہ کے لیے ہزار کرسیاں چاہئیں، لوگ ہمیں ٹینڈر دیں کہ کون ہمیں اس نوعیت کی ہزار کرسیاں کتنے میں دے گا؟ اس میں کم قیمت لگانے کی دوڑ ہوتی ہے، جس کی قیمت سب سے کم ہوگی اس کا ٹینڈر منظور کر لیا جائے گا، اس کو مناصہ کہتے ہیں۔ اس میں بائع بولی لگاتے ہیں، بخلاف مزایدہ کے کہ اس میں مشتری بولی لگاتے ہیں، جو حکم مزایدہ کا ہے وہی مناصہ کا بھی ہے، یہ شرعی اعتبار سے جائز و درست ہے۔

وقال عطا: ادرکت الناس لایرون باسایبیع المغانم فیمن یزید۔

عطاء بن ابی رباح فرماتے ہیں کہ میں نے لوگوں کو پایا کہ وہ مال غنیمت کو فیمن یزید کے طریقے میں بیچنے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔

عن انس بن مالک ان رسول الله صلى الله عليه وسلم باع مجلسا و قدحا وقال من يشتري هذا المجلس والقدح فقال رجل اخذتهما بدرهم فقال النبي صلى الله عليه وسلم من يزد علي درهم؟ من يزد علي درهم؟ فاعطاه رجل درهمين فباعهما منه (الترمذی جلد: ۱، ابواب البیوع، باب ما جاء فی بیع من یزید ص: ۱۴۶)

مذکورہ بالا تفصیلات کی روشنی میں مفتیان کرام کی بارگاہ میں چند سوالات پیش ہیں، امید ہے کہ جلد از جلد ان کا تشفی بخش جواب دے کر ”شرعی کونسل آف انڈیا، بریلی شریف“ کو شاد کام فرمائیں گے۔

(۱) ٹینڈر کی شرعی حیثیت کیا ہے؟

(۲) کس حق کے حصول کے لیے رشوت دینا جائز ہے؟ وہ حق ثابت ہے یا حق مجرد، یا کچھ اور؟

(۳) ٹینڈر پاس کرانے کے لیے رشوت دینا بدرجہ مجبوری جائز ہے یا ناجائز؟

(۴) ٹینڈر پاس کرنے والے ادھیکاری کی شرعی حیثیت کیا ہے؟ وہ سامان کا مالک ہے یا گورنمنٹ کی طرف سے وکیل بیع و شرا ہے یا

اسکا نمائندہ ہے یا اسکا دلال ہے؟ کیا اس کو اختیار ہے کہ سوٹن کی جگہ ڈیڑھ سوٹن مال خریدار کو دیدے اور کاغذات میں صرف سوٹن کی بکری دکھائے؟ یا خراب مال کی جگہ اچھا مال بھر دے؟ یا وزن میں کمی زیادتی کر دے جو ٹینڈر کے خلاف ہو؟ اور کیا یہ امانت میں خیانت اور حکومت کے ساتھ بدعہدی اور دھوکہ نہیں ہے؟ اور جو مسلمان جان بوجھ کر ایسا مال خریدے اس کا کیا حکم ہے؟ خریدے ہوئے مال اور اس پر حاصل شدہ منافع کا کیا حکم ہے؟



آیات قرآنیہ

- (۱) قرآن عظیم میں ہے: ”سَمْعُونَ لِلْكَذِبِ أَكَلُونَ لِلسُّخْتِ“۔ (المائدہ، آیت: ۴۲)
- (۲) قرآن عظیم میں ہے: ”وَاحْلَلَّ اللَّهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبَا“۔ (البقرة، آیت: ۲۷۵)
- (۳) قرآن عظیم میں ہے: ”وَلَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَكُم بَيْنَكُم بِالْبَاطِلِ وَتُدْلُوا بِهَا إِلَى الْحُكَّامِ لِتَأْكُلُوا فَرِيقًا مِّنْ أَمْوَالِ النَّاسِ بِالْإِثْمِ وَأَنْتُمْ تَعْلَمُونَ“۔ (البقرة، آیت: ۱۸۸)
- تفسیر جلالین میں ہے: وَلَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَكُم بَيْنَكُم اِی لَا یَاكُل بعض بالباطل الحرام شرعاً كالسرقة والغصب وَلَا تَدْلُوا تَلْقُوا بِهَا اِی بحكومتها او بالاموال رشوة الى الحكام لتاكلوا فريقتا طائفة من اموال الناس متلبسين بالاثم وانتم تعلمون۔ (ص: ۲۷)
- (۴) قرآن مجید میں ہے: ”إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تُؤَدُّوا الْأَمَانَاتِ إِلَىٰ أَهْلِهَا“۔ (النساء، آیت: ۵۸)
- (۵) قرآن مجید میں ہے: ”وَالَّذِينَ هُمْ لَا مُنْتَبِهِمْ وَعَهْدُهُمْ رَاعُونَ“۔ (المؤمنون، آیت: ۸)
- (۶) قرآن عظیم میں ہے: ”يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَخُونُوا اللَّهَ وَالرَّسُولَ وَتَخُونُوا أَمْنَكُمْ وَأَنْتُمْ تَعْلَمُونَ“۔ (الانفال، آیت: ۲۷)
- (۷) قرآن عظیم میں ہے: ”وَلَا تَعَاوَنُوا عَلَى الْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ“۔ (المائدة، آیت: ۲)



احادیث مبارکہ

- (۱) روح المعانی میں ہے: عن ابن عمر رضی اللہ عنہما قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کل لحم نبت من سحت فالنار اولیٰ بہ، قيل یا رسول اللہ! ما السحت؟ قال: الرشوة فی الحکم۔ (۴/۲۰۵)
- (۲) الجامع الصغیر میں ہے: لعن اللہ الراشی والمرتشی الذی یمشی بینہما۔ (ص: ۴۴ رقم: ۷۲۵۵)
- (۳) مجمع الزوائد میں ہے: عن عبد اللہ ابن عمرو قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الراشی والمرتشی فی النار۔ (۴/۲۵۷، کتاب الاحکام)

- (۴) سنن ترمذی میں ہے: عن ابی ہریرۃ قال: لعن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الراشی۔
- (۵) بخاری شریف میں ہے: عن ابی حمید بن الساعدی ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم استعمل ابن اللُتَیْیَہ عن صدقات بنی سلیم فلما جاء الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وحاسبہ قال هذا الذی لکم وهذه ہدیۃ اہدیت لی فقال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فہلا جلست فی بیت ابیک وبیت امک حتی تاتیک ہدیتک ان کنت صادقاً ثم قام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فخطب الناس فحمد اللہ واثنی علیہ ثم قال اما بعد فانی استعمل رجالا منکم علی امور مما ولانی اللہ فیاتی احدهم فیقول هذا الذی لکم وهذه ہدیۃ اہدیت لی فہلا جلس فی بیت ابیہ وبیت امہ حتی تاتیہ ہدیۃ ان کان صادقاً فواللہ لا یأخذ

احدکم منها شیئاً۔ (ج: ۲/ص: ۱۰۶۸)

(۶) عن عبد الله بن عمرو قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لعنة الله على الراشئ والمرتشئ۔ (ابن ماجه، ص: ۱۶۷)

(۷) کنز العمال میں ہے: والهدایا للامراء غلول وهدایا العمال غلول۔ (الباب الثانی فی القضاء، رقم الحدیث: ۶۰۷۵۰ ج: ۶)

(۸) امام احمد عمر وابن عاص رضی اللہ عنہ سے راوی، کہتے ہیں: میں نے رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا، جس قوم میں زنا ظاہر ہوگا، وہ قحط میں گرفتار ہوگی اور جس قوم میں رشوت کا ظہور ہوگا، وہ رعب میں گرفتار ہوگی۔ (بہار شریعت، ج: ۲/ص: ۹/۳۶۶)

(۹) حضرت عمر ابن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ہدیہ، ہدیہ تھا۔ اور اس زمانہ میں رشوت ہے۔ یعنی حکام کو جو ہدیہ دیا جاتا ہے وہ رشوت ہے۔ (بہار شریعت، ج: ۳/ص: ۱۴/۶۸)

(۱۰) بخاری شریف میں ہے: عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال آیۃ المنافق ثلاث، اذا حدث کذب و اذا وعد اخلف و اذا اؤتمن خان۔ (ج: ۱/ص: ۱۰)

(۱۱) عن عبد الله ابن عمرو ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال: اربع من کن فیہ کان منافقاً خالصاً ومن كانت فیہ خصلۃ منهن كانت فیہ خصلۃ من النفاق حتی یدعها اذا اؤتمن خان و اذا حدث کذب و اذا عاهد غدر و اذا خاصم فجر۔ (بخاری شریف، ج: ۱/ص: ۱۰)

(۱۲) مشکوٰۃ شریف میں ہے: عن ابی خزّۃ الرّقاشی عن عمہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا لا تظلموا الا لا یحل مال امرئ الا بطیب نفس منہ۔ (رواہ البیہقی والدارقطنی فی المجتبیٰ باب الغصب، ص: ۲۵۵)

(۱۳) کنز العمال میں ہے: من غش امتی فعلیہ لعنة الله والملئكة والناس اجمعین۔ (ج: ۱/ص: ۲۲۱)

(۱۴) مسلم شریف میں ہے: من غش فلیس منی۔ (ج: ۱/ص: ۷۰)



فقہی جزیات

ومن كان له حق مضيع لم يجد طريقة للوصول اليه الا بالرشوة او وقع عليه ظلم فلم يستطع دفعه عنه الا بالرشوة، فالأفضل له ان يصبر حتى يسر الله له أفضل السبل لرفع الظلم ونيل الحق فان سلك سبيل الرشوة من اجل ذلك فالاثم على الأخذ المرتشى وليس على الراشي في هذه الحالة اثم مادام قد جرب كل الوسائل الاخرى فلم تأت بجذوى ومادام يرفع عن نفسه ظلما او ياخذ حقا له دون عدوان على حقوق الآخرين (الحلال والحرام في الاسلام في العلاقات الاجتماعية الرشوة لرفع الظلم ص: ٢٢٢ / مصطفى البابي الحلبي مصر)

(و كذا في مرقاة المفاتيح، كتاب الامارة والقضاء، الفصل الاول، ج: ٤ / ص: ٢٢٨)

(و كذا في احكام القرآن، سورة البقرة، آيت: ١٨٨ / ج: ٢، ص: ٣٣٣)

(و كذا في اعلاء السنن، كتاب القضاء، باب الرشوة، تحقيق معنى الرشوة لغة وشرعا، ١٥ / ٢١ / ادارة القرآن كراچی) شامی میں ہے: الرشوة بالكسر ما يعطيه الشخص الحاكم وغيره، ليحكم له او يحمله على ما يريد جمعها رشا وفي الفتح ثم الرشوة على اربعة اقسام: منها ما هو حرام على الأخذ والمعطى، وهو الرشوة على تقليد القضا والامارة، الثاني: ارتشاء القاضي ليحكم وهو كذلك ولو القضاء بحق لانه واجب عليه، الثالث: أخذ المال ليسوى امره عند السلطان دفعا للضرر او جلبا للنفع وهو حرام على الأخذ فقط، الرابع: ما يدفع لدفع الخوف من المدفوع اليه على نفسه او ماله حلال للدافع حرام على الأخذ، لان دفع الضرر عن المسلم واجب ولا يجوز اخذ المال ليفعل الواجب اهـ۔ (ردالمحتار: ج ٨ ص ٣٥ / ٣٢، كتاب القضاء وكذا في البحر الرائق: ٢ / ٣٢٠، كتاب القضاء)

دفع المال للسلطان الجائر لدفع الظلم عن نفسه، وماله، ولا استخراج حق له ليس برشوة يعنى فى حق الدافع۔ (ج: ٩ / ص: ٢٠٤، ردالمحتار)

فتاویٰ ہندیہ میں ہے: سئل محمد بن مقاتل رحمه الله تعالى عن رجل سرق ماء واساله الى ارضه وكرمه فاجاب انه يطيب له ما خرج بمنزلة رجل غصب شعير أو تبنًا وسمن به دابته فانه يجب عليه قيمة ما غصب وما زاد في الدابة طيب له ذكر القيمة وقع سهوا والصحيح ان عليه مثل ما غصب۔ (ج: ٥ / ص: ٤٢ / ٤٥ / ٣، كتاب الكراهية الباب الثلاثون في المتفرقات) بحر الرائق میں ہے: ان الفرق بين الهدية والرشوة ان الرشوة ما يعطيه بشرط ان يعينه والهدية لا شرط معها اهـ۔ (ج: ٦ / ص: ٢٢١)

در مختار میں ہے: الرشوة لا تملك بالقبض، لا باس بالرشوة اذا خاف على دينه والنبي صلى الله عليه وسلم كان يعطى الشعراء ولم يخاف لسانه۔ (ج: ٩ / ص: ٢٠٤)

ردالمحتار میں ہے: ولو دفع الرشوة بغير طلب المرتشى فليس له ان يرجع قضاء ويجب على المرتشى ردها۔ (ج: ٩ / ص: ٢٠٤)

كتاب التعريفات للجر جاني میں ہے

الحق اسم من اسماء تعالى، والشىء الحق، اى ثابت حقيقة، واستعمل فى الصدق والصواب ايضا، يقول قول حق

وصواب

الحق: فی اللغة هو ثابت هو الثابت الذی لا یسوغ انکاره، و فی اصطلاح اهل المعانی هو الحكم المطابق للواقع

یطلق علی الاقوال والعقائد والادیان والمذاهب باعتبار اشتمالها علی ذلك، ویقابله الباطل (کتاب التعریفات ۸۵)

رد المحتار میں باب الحقوق کے تحت ہے: ”الحقوق“ جمع ”حق“ الحق خلاف الباطل وهو مصدر حق الشيء باب ضرب وقتل اذا وجب وثبت، يقال لموافق الدار حقوقها اه، فی البناية: الحق ما يستحق الرجل وله معان آخر منها ضد الباطل اه، وتامه فی البحر۔ وفي النهر: اعلم ان الحق فی العادة يذكر فيما هو تبع للمبيع ولا بد له منه ولا يقصد الا لاجله كالطريق والشرب للارض۔ (ج: ۴/ص: ۲۶۱)

صاحب عنایت حق ثابت اور حق مجرد میں واضح فرق کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں:

”والفاصل بين المتقرر وغيره ان ما يتغير بالصلح عما كان قبله فهو متقرر وغيره غير متقرر۔ واعتبر ذلك في الشفعة والقصاص۔ فان نفس القاتل كانت مباحة في حق من له القصاص وبالصلح حصل له العصمة في دمه فكان حقا متقرا۔ واما في الشفعة فان المشتري يملك الدار قبل الصلح وبعده على وجه واحد فلم يكن حقا متقرا۔ وبخلاف الطلاق والعناق لانه اعتياض عن ملك في المحل۔ ونظيره اذا قال الزوج للمخيرة اختاريني بألف، او قال العنين لامرأته اختاري ترك الفسخ بألف فاخترت المخيرة الزوج وامرأة العنين ترك الفسخ سقط الخيار ولا يثبت العوض، لانه مالک لبضعها قبل اختيارها وبعده على وجه واحد فكان اخذ العوض اكل مال بالباطل وهو لا يجوز۔ (عنایہ ۹/۴۲۴، ۴۲۵، باب ما يبطل به الشفعة)

علامہ شامی نے اس مسئلہ پر تفصیلی گفتگو فرماتے ہوئے آخر میں اس کا خلاصہ یوں بیان فرمایا ہے

”وحاصله: ان ثبوت حق الشفعة للشفيع وحق القسم للزوجة وكذا حق الخيار في النكاح للمخيرة انما هو لدفع الضرر عن الشفيع والمرأة، وما ثبت لذلك لا يصح الصلح عنه لان صاحب الحق لما رضى علم انه لا يتضرر بذلك فلا يستحق شيئا۔ اما حق الموصى له بالخدمة فليس كذلك، بل ثبت له على وجه البر والصلة فيكون ثابتاً له اصاله فيصح الصلح عنه اذا نزل عنه لغيره۔ ومثله ما مر عن ”الاشباه“ من حق القصاص والنكاح والرق حيث صح الاعتياض عنه، لانه ثابت لصاحبه اصاله لا على وجه رفع الضرر عن صاحبه ولا يخفى ان صاحب الوظيفة ثبت له الحق فيه بتقرير القاضي على وجه الاصاله لا على وجه رفع الضرر، فالحاقها بحق الموصى له بالخدمة، وحق القصاص وما بعده اولى من الحاقها بحق الشفعة والقسم وهذا كلام وجيه لا يخفى على نبيه۔ (رد المحتار ج ۷/ص ۳۶ مطلب فی العرف الخاص والعام، کتاب البيوع)

”لعن رسول الله صلى الله عليه وسلم الراشي والمرتشى“ کے تحت حضرت ملا علی قاری علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

الرشوة ما يعطى لابطال حق او لاحقاق باطل اما اذا اعطى ليتوصل به الى حق او ليدفع به عن نفسه ظلما فلا بأس به

۔ (مرقات ج: ۴/ص: ۱۵۳)

رد مختار میں ہے: الكذب مباح لاحياء حقه ودفع الظلم عن نفسه والمراد التعريض لان عين الكذب حرام۔

الكذب مباح لاحياء حقه كالشفيع يعلم بالبيع بالليل فاذا اصبح يشهد ويقول علمت الآن وكذا الصغيرة تبلغ بالليل

وتختار نفسها من الزوج وتقول رايت الدم الآن۔ (فتاویٰ رضویہ ج: ۹/ص: ۷۷۱/۷۷۲)

بحر الرائق میں ہے: وما قال الصفار من اني لا اري الحج فرضا من حين خرجت القرامطة وما علل به في الفتاوى الظهيرية بان الحاج لا يتوصل الى الحج الا بالرشوة للقرامطة وغيرهم فتكون الطاعة سببا للمعصية مردود بان هذا لم يكن من شأنهم لانهم طائفة من الخوارج كانوا يستحلون قتل المسلمين واخذ اموالهم وكانوا يغلبون على اماكن ويترصدون للحاج وعلى تقدير اخذهم الرشوة فالاثم في مثله على الآخذ لا المعطى على ماعرف من تقسيم الرشوة في كتاب القضاء ولا يترك الفرض لمعصية عاص۔ (ج: ۲/ص: ۵۵۰)

(مع امن الطريق) بغلبة السلامة ولو بالرشوة۔ (تنوير الابصار مع درمختار كتاب الحج ص: ۴۶۲)
فتاویٰ ہندیہ میں ہے: اذا كان الآخذ على الشرط كان المال بمقابلة المعصية فكان الآخذ معصية والسبيل في المعاصي ردها وذاك ههنا برد الماخوذ ان تمكن من رده بان عرف صاحبه والتصدق به ان لم يعرفه اه۔ (ج: ۵/ص: ۳۴۹/كتاب الكراهية الباب الخامس عشر)

فتاویٰ حدیثیہ میں ہے: هو الذين لا يجتنبون في بيعهم وشرائهم ومعاملاتهم المحرمات كالربا والغش والحلف الباطل وغير ذلك من القبائح التي انطوى عليها اكثر التجار وهؤلاء فجار في الدنيا والاخرة وهم ممن قال الله تعالى في حقهم في كتابه العزيز ”ان الذين يشترون بعهد الله وأيمانهم ثمنا قليلا اولئك لا خلاق لهم في الاخرة اى نصيب“ اه۔ (ص: ۴۵)
رد المحتار میں ہے: قوله ثمه اى في دار الحرب قيده لانه لو دخل دارا بامان فباع منه مسلم درهما بدرهمين لا يجوز اتفاقا۔
ہدایہ میں ہے: لا ربا بين المسلم والحربي في دار الحرب بخلاف المستامن منهم لان ماله صار محظورا بعقد الامان اه ملخصاً۔ (ج: ۳/ص: ۷۰)

فتح القدیر میں مبسوط سے ہے: اطلاق النصوص في المال المحظور وانما يحرم على المسلم اذا كان بطريق الغدر فاذا لم ياخذ غدرا فباى طريق اخذه حل بعد كونه برضا بخلاف المستامن منهم عندنا لان ماله صار محظورا بالامان فاذا اخذه بغير الطريق المشروعة يكون غدرا، اه تلخيصاً۔ (فتاویٰ رضویہ جلد ہفتم ص: ۸۸)

شامی میں ہے: ان مرادهم من حل الربا والقمار ما اذا حصلت الزيادة للمسلم نظرا الى العلة اه۔ (ج: ۴/ص: ۱۸۸)
فتاویٰ رضویہ میں ہے: رشوت لینا مطلقاً حرام ہے، کسی حالت میں جائز نہیں، جو پر یا حق دبانے کے لیے دیا جائے، رشوت ہے۔ یوں ہی جو اپنا کام بنانے کے لیے حاکم کو دیا جائے رشوت ہے، لیکن اپنے اوپر سے دفع ظلم کے لیے جو کچھ دیا جائے دینے والے کے حق میں رشوت نہیں، یہ دے سکتا ہے۔ لینے والے کے حق میں وہ بھی رشوت ہے۔ اور اسے لینا حرام۔ (ج: ۹/ص: ۳۰۰)

لڑکی والوں نے نکاح یا رخصت کے وقت شوہر سے کچھ لیا ہو، یعنی بغیر لیے نکاح یا رخصت سے انکار کرتے ہوں اور شوہر نے دے کر نکاح یا رخصت کرائی تو شوہر اس جہیز کو واپس لے سکتا ہے۔ اور وہ نہ رہی تو اس کی قیمت لے سکتا ہے کہ یہ رشوت ہے۔ (بہار شریعت ج: ۲/ح: ۷۷/ص: ۷۹)

مشرقی نے واپس کرنا چاہا بائع نے کہا واپس نہ کرو، مجھ سے اتنا روپیہ لے لو اور اس پر مصالحت ہوگئی، یہ جائز ہے۔ اور اس کا مطلب یہ ہوا کہ بائع نے ثمن میں سے اتنا کم کر دیا۔ اور بائع اگر واپس کرنے سے انکار کرتا ہے، مشتری نے یہ کہا کہ اتنے روپے مجھ سے لے لو اور بیع کو واپس کر لو، یوں مصالحت ناجائز ہے۔ اور یہ روپے جو بائع لے گا سود اور رشوت ہے۔ (بہار شریعت ج: ۲/ح: ۱۱/ص: ۶۸۸/۶۸۹)

اگر جان، مال، آبرو کا اندیشہ ہے، ان کے بچانے کے لیے رشوت دیتا ہے، یا کسی کے ذمہ اپنا حق ہے جو بغیر رشوت دیے وصول نہیں ہوگا اور یہ اس لیے رشوت دیتا ہے کہ میرا حق وصول ہو جائے، یہ دینا جائز ہے۔ یعنی دینے والا گنہگار نہیں مگر لینے والا ضرور گنہگار ہے، اس کو لینا جائز نہیں۔ (بہار شریعت ج: ۳/ح: ۱۶/ص: ۶۵۷)

وصی نے قاضی کی عدالت میں مقدمات پر خرچ کیا اور بطور اجارہ کچھ دیا تو وصی اس کا ضامن نہیں، لیکن بطور رشوت کچھ خرچ کیا ہے تو اس کا ضامن ہے۔ فقہائے کرام فرماتے ہیں: اپنی جان اور مال سے رفع ظلم کے لیے مال خرچ کرنا اس کے حق میں رشوت دینے میں داخل نہیں، لیکن اگر دوسرے پر کوئی حق ہے، اس حق کو نکلوانے میں مال خرچ کرنا رشوت ہے۔ (بہار شریعت ج: ۳/ح: ۱۹/ص: ۱۰۰۹)

بھیڑ بکریوں کے چرواہے کو اس لیے کچھ دے دینا کہ وہ جانوروں کو رات میں اس کے کھیت میں رکھے گا، کیوں کہ اس سے کھیت درست ہو جاتا ہے، یہ ناجائز رشوت ہے۔ اگرچہ یہ جانور خود چرواہے کے ہوں۔ اور اگر کچھ دینا نہیں ٹھہرا ہے، جب بھی ناجائز ہے۔ کیوں کہ اس موقع پر عرفاً دیا ہی کرتے ہیں تو اگرچہ دینا شرط نہیں مگر مشروط ہی کے حکم میں ہے۔

اس کے جواز کی یہ صورت ہو سکتی ہے کہ مالک سے ان جانوروں کو عاریت لے لے اور مالک چرواہے سے یہ کہہ دے کہ تو اس کے کھیت میں جانوروں کو رات میں ٹھہرانا، اب اگر چرواہے کو احسان کے طور پر دینا چاہے تو دے سکتا ہے، ناجائز نہیں۔ اور اگر مالک کے کہنے کے بعد بھی چرواہا مانگتا ہے اور جب تک اسے کچھ نہ دیا جائے ٹھہرانے پر راضی نہ ہو تو یہ پھر ناجائز رشوت ہے۔ (بہار شریعت ج: ۳/ح: ۱۶/ص: ۶۵۷)

اگر امن کے لیے کچھ رشوت دینا پڑے جب بھی جانا واجب ہے۔ اور یہ اپنے فرائض ادا کرنے کے لیے مجبور ہے، لہذا اس دینے والے پر مواخذہ نہیں۔ (بہار شریعت ج: ۱/ح: ۶/ص: ۱۰۴۴)



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

سوال نامہ

سولہواں فقہی سیمینار شرعی کونسل آف انڈیا، بریلی شریف { موضوع: جیلیٹن آمیز دواؤں اور غذاؤں کا شرعی حکم }

ترتیب: فیضان المصطفیٰ قادری ہیوسٹن امریکہ

اس دور میں بازار میں دستیاب دوائیں اور کھانے کی اشیا زیادہ تر غیر مسلم کمپنیاں اور کفار کے صنعتی ادارے تیار کرتے ہیں جو حلال و حرام کی تمیز کیے بغیر حسب ضرورت ہر طرح کی اشیا کی مدد سے غذاؤں اور دواؤں تیار کر کے مارکیٹ تک پہنچاتے ہیں، جہاں سے عام مسلمان خرید کر اپنی ضروریات پوری کرتے ہیں۔

پوری دنیا میں عموماً اور مغربی ممالک میں خصوصاً مختلف دواؤں اور غذاؤں میں Gelatin (جیلیٹن) کا استعمال کثرت سے کیا جاتا ہے۔ جیلیٹن ایک ایسا شفاف مادہ ہے جس کو دواؤں اور غذاؤں میں اس مقصد سے ملایا جاتا ہے تاکہ اس کی شفافیت باقی رکھتے ہوئے انھیں لطیف سا جماؤ دیدے اور اس کی لطافت باقی رکھے۔ اس کے علاوہ بھی اس کے مقاصد ہوتے ہیں۔ جیلیٹن کو پودوں اور مچھلیوں سے بھی بناتے ہیں، لیکن زیادہ تر اسے ”کولجین“ (Collegin) سے بناتے ہیں۔ اور ”کولجین“ جانوروں کے اعضا سے لیے جاتے ہیں، جن میں زیادہ تر خنزیر کے اعضا ہوتے ہیں، گائے وغیرہ سے بھی لیتے ہیں۔ معلومات عامہ کی مشہور ویب سائٹ ”وکی پیڈیا“ کے مطابق دنیا بھر میں جس قدر جیلیٹن تیار کی جاتی ہے اس میں 44 فیصد خنزیر کے چمڑے سے، 28 فیصد گائے کے چمڑے سے (جس میں ذبیحہ اور غیر ذبیحہ دونوں احتمال رہتا ہے)، 27 فیصد ہڈیوں سے (جس میں خنزیر کی ہڈی بھی ہو سکتی ہے) اور ایک فیصد دیگر اشیا سے تیار کی جاتی ہے۔

حالانکہ ہر دوا اور غذا میں لازمی طور پر جیلیٹن نہیں ڈالی جاتی لیکن جیلیٹن والی دوائیں اور غذاؤں مارکیٹ میں اس قدر عام ہو گئی ہیں کہ لگتا ہے ان سے بچنا دشوار ہوتا جا رہا ہے، کیونکہ کچھ کپسول کا اوپری خول بنانے، اور کچھ دواؤں کی بالائی قلعی میں ”جلیٹین“ استعمال کرتے ہیں، دہی، سیریل جو بچوں کی غذا ہے، کینڈی، ویٹامین کی گولیاں اور مختلف قسم کی Gel کریم اور سامان آرائش میں اسے ملاتے ہیں۔ اگرچہ اس بات کا امکان رہتا ہے کہ کوئی جیلیٹن حلال ذریعہ سے لی گئی ہو، لیکن ظن غالب یہی ہوتا ہے کہ جیلیٹن حرام ذرائع سے اخذ کی گئی ہے۔ ان حالات میں ضرورت ہے کہ اس قسم کی اشیا کے متعلق شرعی حکم دریافت کر کے لوگوں کو آگاہ کیا جائے۔

اس مسئلے کی پیچیدگی کا سبب یہ بھی ہے کہ لیبل پر جہاں Gelatin لکھا ہوتا ہے وہیں کچھ مصنوعات پر Gelatin Veg (یعنی پودوں سے تیار شدہ) یا Kosher Gelatin لکھا ہوتا ہے۔ ”کوشر“ لفظ یہودیوں کے نزدیک ”حلال“ کا مترادف ہے، اس کا مطلب ہوتا ہے کہ یہ اس جانور سے لی گئی ہے جو یہودیوں کے مذہب کے مطابق حلال اور ذبیحہ ہے۔ اگرچہ علمائے حنفیہ کے نزدیک اہل کتاب کے ذبیحے پر اختلافات ہیں، لیکن یہود کے ذبیحہ پر حلت کے حکم کو ترجیح دی گئی ہے، اس بنا پر غور طلب ہے کہ لیبل پر لکھے لفظ Kosher پر مسلمانوں کو کتنا اعتماد کرنا چاہیے۔

عمومی طور پر یہ کہا جاتا ہے کہ جو جیلیٹن حلال ذریعہ سے ماخوذ ہو وہ حلال ہے اور جو حرام ذریعہ سے ماخوذ ہو وہ حرام ہے۔ لیکن یہ معلوم کرنا ایک مستقل کام ہے کہ کون سی جیلیٹن کس ذریعہ سے لی گئی ہے، کیونکہ عام طور پر لیبل پر اس کی تفصیل درج نہیں ہوتی، ہاں لیبل پر صنعتی ادارے کی جو تفصیل دی ہوتی ہے اس سے رابطہ کر کے جیلیٹن کا ذریعہ معلوم کرنا ممکن ہوتا ہے لیکن عموماً لوگ اس زحمت میں نہیں پڑتے، مسلمانوں میں جو لوگ بتوفیق الہی حرام و حلال کے تعلق سے زیادہ حساس ہوتے ہیں وہ جیلیٹن کی مصنوعات سے پرہیز کرتے ہیں، یا صنعتی ادارے سے رابطہ کر کے معلومات حاصل کر لیتے ہیں۔ (اسی سلسلے کی ایک انکوائری کا جواب اس سوال نامے کے ساتھ منسلک ہے)۔ لیکن عام مسلمان اتنے حساس نہیں ہوتے، وہ شراب، خنزیر کا گوشت، وغیرہ ایسی حرام چیزوں سے تو بچتے ہیں

جو واضح طور پر معلوم اور محسوس ہوں، لیکن دیگر مصنوعات کے مشمولات (Ingredients) پر اس قدر توجہ نہیں دیتے، کہ اس میں کوئی حرام چیز تو نہیں پڑی، نہ تحقیق کی زحمت اٹھانا چاہتے ہیں۔ سبھی کو استعمال کرتے دیکھتے ہیں تو خود بھی استعمال سے دریغ نہیں کرتے۔ ان حالات میں یہ ضرورت دوچند ہو جاتی ہے کہ اس کا شرعی حکم دریافت کیا جائے کہ کیا ایسی اشیا پر حرمت و نجاست کا حکم لگے گا یا حالت کی بھی کوئی صورت نکلتی ہے؟

اس سلسلے میں مغربی ممالک کے علمی طبقے میں دو طرح کی رائے پائی جاتی ہے:

(۱) جو جیلیٹن حرام ذرائع سے کشید کی گئی ہے وہ حرام ہے اور کولمبین جن مراحل سے گزر کر جیلیٹن بنتی ہے اسے ”قلب ماہیت“ نہیں کہا جاسکتا، کیونکہ ان تمام مراحل پر ہونے والی تبدیلیوں کے باوجود اس کی کیمیائی خصوصیات (Chemical Properties) نہیں بدلتیں، اس لیے حنفیہ کے نزدیک نجس چیز پر ”قلب ماہیت“ کے بعد جو طہارت کا حکم ہوتا ہے وہ یہاں متحقق نہیں، اور وہ ہر طرح کی تبدیلی پر نہیں ہوتا بلکہ اس کے لیے ضروری ہے کہ شی بدل کر اپنی ماہیت و حقیقت کے اعتبار سے کچھ اور ہو جائے۔

(۲) دوسرا طبقہ ہے جو اسے ”قلب ماہیت“ قرار دیتا ہے، کیونکہ ”قلب ماہیت“ کے لیے تمام کیمیائی خصوصیات کا بدل جانا ضروری نہیں، بلکہ کسی چیز میں ایسی تبدیلی ہو جائے کہ اس کا نام بدل جائے اور اس کی صورت اور مقصد بھی دوسرا ہو جائے اسی قدر کافی ہے، جیسا کہ خمر جب سرکہ میں بدل جاتی ہے تو قلب ماہیت کا تحقق ہو جاتا ہے حالانکہ سرکہ میں خمر کی تمام کیمیائی خصوصیات (Chemical Properties) ختم نہیں ہوتیں۔

یہاں ناپاکی یا پاکی کا حکم معلوم کرنے کے لیے دو مختلف جہتیں اور بھی ہیں:

(الف) پہلی یہ کہ خنزیر چونکہ نجس العین ہے، اس لیے اس کے تمام اجزاء ہڈی بال، کھال، گوشت اعصاب و عضلات ہر جز ایسا ناپاک ہے کہ اس کے کسی ذرے میں پاکی کا احتمال نہیں۔ اسی کے ”کولمبین“ سے ایسا مادہ نکالا گیا جس میں رقیق کوگاڑھا کرنے کی خصوصیت پائی جاتی ہے تو وہ مادہ بھی اسی ذات خنزیر کا حصہ اور ناپاک تھا جس کا حصول مقصود، اور اس کے حصول کے لیے مختلف مراحل سے گزرنا اس لیے نہ تھا کہ وہ مادہ بدل کر ماہیت کے اعتبار سے کچھ اور ہو جائے، بلکہ اس مادہ کو دیگر مشتملات و اخلاط سے خالصہ جدا کرنے کے لیے سارے مراحل طے کیے گئے، تو وہ مادہ اصالتاً ناپاک ہی رہا، اور جس چیز میں کوئی ناپاک چیز ملا کر پکائی جائے وہ خود ناپاک ہو جائے گی۔ لہذا جیلیٹین آمیز اشیا پر ناپاکی کا حکم ہونا چاہیے۔

(ب) دوسری جہت یہ ہے کہ جیلیٹین جو خنزیر سے لی گئی ہو اس کی نجاست کے باوجود یہ مسئلہ اپنی جگہ پر ہے کہ ہر جیلیٹین کے متعلق یقین نہیں کہ یہ حرام ذرائع سے ماخوذ ہے، اور اس کا یقین ہے کہ جیلیٹین کے کچھ ذرائع حلال ہیں، اب جس دوا یا غذا کے مشمولات (Ingredients) میں جیلیٹین تو درج ہے اور ذریعہ نہ لکھا ہو تو اس میں نجاست و طہارت دونوں کا احتمال ہوا اور اصل شے مثلاً ”دبی“ پاک و حلال ہے، اب اس میں جو جیلیٹین پڑی ہے اس میں شک یا ظن ہے کہ حرام ہے، اور حلال چیز خلط حرام کے ظن سے حرام نہ ہوگی، بلکہ ابھی بھی حلال ہی رہے گی جب تک خلط حرام کا یقین نہ ہو جائے۔ اس کے لیے ان جزئیات سے استفادہ کیا جاسکتا ہے جو مجدد اعظم امام اہل سنت اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قدس سرہ نے فتاویٰ رضویہ شریف میں نقل فرمائیں۔

چنانچہ فتاویٰ رضویہ شریف قدیم جلد اول میں اعلیٰ حضرت قدس سرہ نے رسالہ ”عطاء النبی لا فاضۃ احکام ماء الصبی“ میں اس مسئلے کی پوری تحقیق فرمائی ہے کہ بچہ حوض کا پانی برتن میں لے کر دوبارہ اسی میں ڈال دے تو اب اس حوض کا پانی استعمال کرنا لوگوں کے لیے ممنوع ہو گیا، کہ ملک صبی مال مباح سے خلط ہو گیا۔ اس مسئلے کی پوری تحقیق کے بعد آخر میں اس کا حل پیش فرمایا، جس کا حاصل یہ ہے کہ جتنا پانی اُس بچے نے لے کر واپس اسی میں ڈالا اُس حوض سے اُسی قدر یا زیادہ پانی لے کر اُس بچے کو دیا جائے تو اب باقی سب حلال و مباح ہو گیا، اپنے استدلال میں اعلیٰ حضرت قدس سرہ نے متعدد جزئیات نقل فرمائیں جن میں چند ایسے بھی ہیں کہ ایک ناپاک چیز پاک سے خلط ہو گئی اور امتیاز نہ رہا تو اسی قدر الگ کر دیا جائے تو پاکی کا حکم ہو جائے گا۔ مثلاً: فرماتے ہیں:

”جیسے دائیں چلانے میں بیل ضرور پیشاب کرتے ہیں اور نانج کا ایک حصہ یقیناً ناپاک ہوتا ہے مگر متعین نہ رہا تو بعد تقسیم یا اس میں سے کچھ بہہ یا صدقہ کرنے سے سب پاک ہو جائے گا کہ ہر ایک کہے گا ممکن کہ ناپاک دانے دوسرے حصے میں رہے یا گئے ہوں، یوہیں چادر پر ناپاکی کا یقین ہے اور جگہ معلوم نہیں یا یاد نہ رہی اور تحری کسی طرف نہیں پڑتی، کہیں سے پاک کر لی جائے پاک ہو جائے گی، کہ اب اس متیقن مبہم کی بقا میں شک ہو گیا۔ اور سب سے زائد وہ مسئلہ ہے کہ محرر مذہب

امام محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سیر کبیر میں ارشاد فرمایا کہ ہم نے ایک قلعہ فتح کیا، اتنا معلوم ہے کہ اس میں ایک ذمی ہے مگر اسے پہچانتے نہیں، ان کفار کا قتل حرام ہے، ہاں اگر ان میں سے بعض نکل جائیں یا کوئی قتل کر دے تو اب باقیوں کا قتل جائز ہو گیا کہ وہ یقیناً مجہول اس شک سے زائل ہو گیا۔ (فتاویٰ رضویہ قدیم جلد اول صفحہ ۴۳۸ مطبوعہ رضا اکیڈمی)

واضح رہے کہ ان جزئیات میں جس چیز کے خلط ہونے کا یقین ہے اور اس کی نجاست یا حرمت کا بھی یقین ہے اور اب اس کی موجودگی مشکوک ہو گئی اس لیے اس کی طہارت کا حکم ہوا، اور زیر بحث مسئلے میں جیلیٹن کی موجودگی کا یقین ہے، شک اس میں ہے کہ وہ جیلیٹن حرام ذریعہ سے ماخوذ ہے یا حلال ذریعہ سے، اس واضح فرق کے ساتھ کہ ایک میں موجودگی مشکوک اور دوسرے میں موجودگی متیقن غور کرنا ہوگا کہ کیا ایک کو دوسرے پر قیاس کر سکتے ہیں؟ ایک وجہ فرق یہ بھی سمجھ میں آتی ہے کہ ان جزئیات میں نجاست تمام اجزاء میں شائع نہ ہوئی اور زیر بحث مسئلے میں جیلیٹن کل میں سرایت کیے ہوئے ہے۔ جیلیٹن کے متعلق پوری معلومات، مع ترکیب و صنعت کے مراحل اگلے صفحات پر ملاحظہ فرمائیں۔ ان تمام تفصیلات کی روشنی میں سوال یہ ہے کہ:

سوالات:

- (۱) انقلاب ماہیت کی اصطلاحی تعریف کیا ہے؟ اور کیا یہ تعریف ”کولیجین“ سے ”جیلیٹن“ بنانے پر صادق آتی ہے؟ اور کیا اس کی بنا پر خنزیر اور دیگر حرام ذرائع سے بنائی گئی جیلیٹن حلال قرار پائے گی؟
- (۲) اگر قلب ماہیت نہیں تو جس جیلیٹن کے متعلق یقین سے معلوم نہ ہو کہ یہ حرام ذرائع سے لی گئی ہے یا حلال ذرائع سے، اور احتمال دونوں کا ہو، کیا اسے اس ظن غالب کی بنا پر حرام قرار دیا جائے کہ وہ خنزیر سے لی گئی ہو؟ یا اس احتمال کی بنا پر حلت کا حکم ہوگا کہ ہو سکتا ہے حلال ذرائع سے لی گئی ہو؟
- (۳) جیلیٹن پر مشتمل دوائیں اور غذائیں مارکیٹ میں عام ہو گئی ہیں اور عام مسلمان بھی اسے لیتے اور استعمال کرتے ہیں، حالانکہ جو خواص حلال و حرام کو اہمیت دیتے ہیں ان کے لیے بچنا مشکل نہیں، اور حلال متبادل بھی مارکیٹ میں مل سکتے ہیں، ایسی صورت میں عامۃ الناس کے استعمال کی بنا پر کیا اسے ”عموم بلوئی“ قرار دے کر حلت کا حکم ہوگا؟
- (۴) کیا عام مسلمان پر واجب ہے کہ ایسی دوا یا غذا خریدتے وقت لیبل دیکھ کر معلوم کریں کہ اس میں جیلیٹن تو نہیں ہے؟ اور ہو تو معلوم کریں کہ حرام ذرائع سے تو نہیں؟
- (۵) اگر جیلیٹن آمیز اشیا پر حرمت کا ہی حکم ہے تو کیا تغذی یا تداوی کی کسی خاص صورت میں ان کے استعمال کی اجازت ہوگی؟ جواب اگر مثبت ہے تو وہ کیا صورتیں ہو سکتی ہیں؟
- (۶) اگر عموم بلوئی تحقیق نہ ہو تو کیا اس بنا پر حرمت و نجاست میں تخفیف (کراہت تحریمی یا تنزیہی) کا حکم نکلتا ہے؟ کہ اس طرح کی چیزیں اب مارکیٹ میں عام ہو گئی ہیں اور ان سے بچنا ناممکن نہ سہی دشوار ہے۔
- (۷) جس لیبل پر جیلیٹن کے معاً بعد یا کہیں پر کوشر (Kosher) لکھا ہو کیا اس کی طہارت و حلت کا حکم ہوگا؟ یو ہیں لیبل سے یا صنعتی ادارے سے رابطہ کرنے سے معلوم ہو جائے کہ یہ جیلیٹن پودوں سے کشید کی گئی ہے تو اس پر حلت و طہارت کا حکم ہوگا؟
- (۸) کسی حلال چیز میں حرام شئی کی آمیزش کی خبر کوئی کافر دے تو شرعاً اس پر اعتماد جائز ہے یا نہیں؟
- (اسکی بحث اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قدس سرہ کے درج ذیل دونوں رسالوں میں ملاحظہ فرمائیں: (۱) الفقه التمسجیلی فی عجین النار جیلی مشمولہ فتویٰ رضویہ ج: 10 ص: 50 تا 84، (2) الاحلی من السکر لطلبہ سکر دوسر مشمولہ فتویٰ رضویہ ج: 2 ص: 87 تا 126)

فقہی جزئیات

فتاویٰ رضویہ میں ہے:

اسپرٹ واقعی شراب بلکہ سب شرابوں سے تیز و تند ہے حتیٰ کہ اپنی تیزی کے سبب سم ہوگی مذہب معتمد مفتی بہ یہ ہے کہ ہر مانع مسکر کا ایک قطرہ بھی حرام اور نجس ہے لہذا اشیائے خوردنی نیز ادویہ میں اس کا استعمال مطلقاً حرام ہے۔ انگریزی ٹچروں میں عموماً اسپرٹ ہو تو کھانے پینے کے سوارنگنے وغیرہ میں جہاں خود اس کو چھونا لگانا پڑے وہ بھی ممنوع و ناجائز ہے، صرف کپڑوں میں فقیر کے نزدیک عموم بلوی حکم طہارت ہے۔ (فتاویٰ رضویہ ۸۹/۱۰ قدیم)

اسی میں ہے:

تاڑی اور سیندھی قریب قریب ہیں، کہ تاڑی بھی نارجیل ہی کی ایک نوع ہے اگر ثابت ہو کہ یہ بھی ایک وقت معین شبانہ روز خواہ زائد کے بعد سرکہ ہو جاتی ہے اور گاد میں قوت سکر یہ نہ رہنا اس بنا پر ہے تو اب اس کی طہارت وحلت میں شبہ نہیں۔ اور روٹی جو ایسی گاد سے خمیر کی جائے یقیناً حلال و طیب اور اس کی بیج روا ہے، یوں ہی اگر پابہ ثبوت کو پہنچے کہ مدت مقررہ پر اس کے اجزاء ضرور سرکہ ہو جاتے ہیں یہاں تک کہ وہ جز بھی جو آٹے میں مل کر آگ پر پک چکے تو اس صورت میں اس مدت کے مرور پر روٹی کی طہارت وحلت و جواز بیج کا حکم ہو جائے گا اگرچہ ابتدائی اس میں مسکر اجزاء ملے ہوں کہ جب وہ اجزاء مسکر نہ رہے سرکہ ہو گئے طاہر و حلال ہو گئے۔ اور روٹی کی حرمت و نجاست جو انھیں کے باعث تھی زائل ہو گئی درمختار میں ہے: لو عجن خبز بخمیر صب فیہ حل یدھب اثر فیطہرہ، رد المحتار میں ہے: لا انقلاب ما فیہ من اجزاء الخمر خلا۔ اور اس کا ثبوت قابل قبول نہ ہو تو وہی حکم نجاست و حرمت رہے گا، لائن موجبہ معلوم و دلیل المزیل معدوم و یقین لا یزول بالشک۔ (فتاویٰ رضویہ قدیم جلد ۱۰ صفحہ ۵۳ مطبوعہ رضا اکیڈمی ممبئی)

اسی میں ہے:

درمختار میں ہے: لو تفتت فیہ نحو ضفدع جاز الوضوء بہ لا شر بہ لحرمة لحمہ۔ (فتاویٰ رضویہ قدیم جلد ۱۰ صفحہ ۵۲ مطبوعہ رضا اکیڈمی ممبئی)

مراقی الفلاح میں ہے: و تطہر نجاسة استحالت عینہا کان صارت ملحاً او تراباً او طروناً و احتقرت بالنار فتصیر رماداً طاهرأعلى الصحيح لتبدل الحقيقة كالعصير يصير خمراً فینجس ثم یصیر خلاً فیطہر۔

اس کے تحت طحاوی علی المراقی میں ہے: و تطہر نجاسة استحالت عینہا فیجوز الانتفاع بہا و هذا قول محمد و هو المختار للفتویٰ لان زوال الحقيقة یتستبع زوال الوصف۔ (طحاوی علی المراقی صفحہ ۱۶۵ باب الانجاس و الطہارة عنہا)

عالمگیری میں ہے: خشبة أصابها نجاسة أو سرقین فاحتقرت فصارت رماداً فوقع فی الماء القلیل لا یفسده عند محمد و حمہ اللہ و علیہ الفتویٰ

ہکذا فی المضممرات۔ (عالمگیری ۲۴/۱ مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ)

اسی میں ہے: أما الخنزیر فجميع اجزائه نجسة کذا فی الاختیار شرح المختار۔ (عالمگیری ۲۴/۱ مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ)

عالمگیری میں ہے کہ کنویں میں چوہا یا کوئی جانور مر اور معلوم نہیں کب مر تو اگر پھولا پھٹا نہیں تو ایک دن ایک رات کی نماز دہرائی ہوگی اور پھولا پھٹا ہو تو تین دن تین رات کی۔ ہذا عند ابی حنیفہ رحمہ اللہ و قال لیس علیہم إعادة شیء حتی یتحققوا متی وقعت کذا فی الہدایہ۔ اور اگر پانی میں گرنے کا وقت معلوم ہو تو اس وقت سے نمازیں دہرائی ہوں گی۔ اس کے بعد عالمگیری میں ہے: و ما عجن من العجین بذلک الماء ففي الاستحسان ان كانت متفسخة لا یؤکل ما عجن بذلک منذ ثلاثة ايام وان كانت غیر متفسخة لا یؤکل منذ یوم و بہ أخذ أبو حنیفہ رحمہ اللہ کذا فی المحيط۔ (عالمگیری ۲۱، ۲۰/۱)

فتاویٰ قاضی خاں میں ہے: ماء الطابق نجس قیاساً لیس بنجس استحساناً و صورته اذا حرقت العذرة فی بیت فاصاب ماء الطابق ثوب انسان

لا يفسده استحساناً ما لم يظهر اثر النجاسة فيه وكذا الاصطبل اذا كان حاراً وعلى كونه طابق وبيت البالوعة اذا كان عليه طابق فعرق الطابق وتقاطر منه وكذا الحمام اذا اهرى في النجاسات فعرق حيطانها وكونها وتقاطر منه وكذا لو كان في الاصطبل كوز معلق فيه ماء فترشح من اسفل الكوز في القياس يكون نجساً لان البلة في اسفل الكوز صار نجساً بنجاسة الاصطبل وفي الاستحسان لا ينجس لان الكوز طاهر والماء الذي فيه طاهر فما يترشح منه يكون طاهرًا۔ (فتاوى قاضي خان اول صفحه ۱۰، ۱۰ مطبوعه كوئٹہ)

اسی میں ہے: الحمار اذا وقع في الملحمة وصار ملحاً كان الكل طاهرًا حل اكله في قول محمد رحمہ اللہ وعلى قول ابي يوسف رحمہ اللہ نجس وكذا العذرة اذا احرقت فصارت رماداً والطين النجس اذا جعل منه الكوز او القدر فطبخ يكون طاهرًا۔ (منہ صفحه ۱۲)

فتاویٰ سراجیہ للعلام امام سراج الدین علی بن عثمان اوشی حنفی (متوفی ۵۶۹ھ) میں ہے:

بعرة من بعر الفارة اذا وقعت في وقر حنطة فطحنت والبعرة فيها او وقعت في زق دهن لم يفسد الدقيق والدهن ما لم يتغير طعمهما مذكورة في الواقعات الحسامية، ماء المطر اذ جرى في الميزاب من السطح وكانت على السطح عذرات فالماء طاهر، وان كانت العذرة عند الميزاب فان كان اكثر الماء لا يلاقي العذرة فهو طاهر والافنجس۔ (فتاویٰ سراجیہ صفحه ۳۸ مطبوعه دار الكتب العلمية بيروت)

اسی میں ہے: الماء الطاهر اذا اختلط بالتراب النجس او على القلب قال مشائخ بخارى أيهما كان غالباً فالعبرة له وقال الفقيه ابو الليث رحمہ اللہ تعالى أيهما كان نجساً فالعبرة له۔ (منہ صفحه ۳۸)

البحر الرائق میں ہے: وفي التجنيس طبخت الحنطة في الخمر قال ابو يوسف تطبخ بالماء ثلاثاً وتجفف كل مرة وكذا اللحم، وقال ابو حنيفة اذا طبخت بالخمر لا تطهر أبداً وبه يفتي اهر والكل عند محمد لا يطهر أبداً وفي الظهيرية ولو صببت الخمر في قدر فيها لحم ان كان قبل الغليان يطهر اللحم بالغسل ثلاثاً، وان كان بعد الغليان لا يطهر، وقيل يغلي ثلاث مرات كل مرة بماء طاهر ويجفف في كل مرة وتجفيفه بالتبريد، الخبز الذي عجن بالخمر لا يطهر بالغسل ولو صب فيه الخل وذهب أثرها يطهر الدهن النجس يطهر بالغسل ثلاثاً وحيلته أن يصب الماء عليه فيعلو الدهن هكذا يفعل ثلاث مرات۔ امرأة تطبخ مرقه فجاء زوجها سكران وصب الخمر فيها فصبت المرأة فيها خلان صارت المرقه كالخل في الحموضة طهرت۔ (البحر الرائق ۱۵۷/۱ باب الانجاس مطبوعه دار الكتاب ديوبند)

درمختار کی عبارت: ”ويطهر زيت تنجس بجعله صابوناً“ کی شرح میں علامہ شامی لکھتے ہیں: ثم اعلم ان العلة عند محمد هي التغير وانقلاب الحقيقة وانه يفتي به للبلوى كما علم مما مر، ومقتضاه عدم اختصاص ذلك بالحكم بالصابون فيدخل فيه كل ما كان فيه تغير وانقلاب الحقيقة وكان فيه بلوى عامة فيقال: كذلك في الدبس المطبوخ اذا كان زبيبه متنجساً، ولا سيما ان الفار يدخله فيبول ويعبر فيه وقديموت فيه، وفيه بحث كذلك بعض شيوخ مشائخنا فقال: وعلى هذا اذا تنجس السمسسم ثم صار طحينة يطهر خصوصاً وقد عمت به البلوى، وقاسه على ما اذا وقع عصفور في بئر حتى صار طيناً لا يلزم اخراجه لاستحالة۔ قلت: لكن قد يقال ان الدبس ليس فيه انقلاب حقيقة لانه عصير جمد بالطبخ، وكذا السمسسم اذا درس واختلط دهنه باجزائه ففيه تغير وصف فقط كلبن صار جنباً، وبر صار طحيناً وطحين صار طرطيراً وعذرة صارت رماداً أو حمأة، فان ذلك كله انقلاب حقيقة الى حقيقة اخرى لا مجرد انقلاب وصف كما سيأتي والله اعلم۔ (رد المحتار باب الانجاس: ۱/۵۰۷)

جیلیٹن کی ماہیت، بنانے کا طریقہ، اور اس کا استعمال

جیلیٹن کی حقیقت و ماہیت، بنانے کا طریقہ، اور اس کے استعمال سے متعلق ضروری معلومات ہم ذیل میں درج کرتے ہیں۔ واضح رہے کہ یہ معلومات ہم نے تین درج ذیل معتبر ذرائع سے اخذ کی ہیں: (۱) معلومات کی مشہور ویب سائٹ ”وکی پیڈیا“، (۲) غذا تیار کرنے والے ماہرین کی ٹیم، (۳) میڈیکل نیوز کا مجلہ۔ اس سوال نامے کے آخر میں ان کانگریزی متن اسی ترتیب سے ”ویب ایڈریس“ کے ساتھ طالبان تحقیق کے لیے شامل کر دیا ہے۔

جیلیٹن کا تعارف:

”جیلیٹن“ ایک پروٹین (لحمیہ) ہے جو ”کولاجین“ (Collagen) سے بنائی جاتی ہے۔ (Collagen) جانوروں کے اعضا میں موجود ہوتی ہے۔ ”کولاجین“ ایک فائبرس پروٹین (Fibrous Protein) ہے جو گوشت، ہڈی اور جلد کے باہمی ربط کا کام کرتی اور ان کو مستحکم بنائے رکھتی ہے، اس ”کولاجین“ کو نکال کر ایک خاص عمل دیا جاتا ہے تو اس سے ایک بے رنگ اور بے مزہ مادہ نکلتا ہے جس کو ”جیلیٹن“ کہا جاتا ہے۔ جب جیلیٹن ٹھنڈی ہو جاتی ہے تو اس کی ہیئت جیلی کی طرح ہوتی ہے۔ جیلیٹن واحد پروٹین ہے جس میں مائع کو گاڑھا بنانے کی صلاحیت موجود ہوتی ہے، گوشت بھونتے ہوئے اس کے اثرات محسوس کیے جاسکتے ہیں کہ گوشت سے کچھ رقیق مادہ نکل کر برتن کے پینڈے پر گرتا ہے، جس میں جو ہلکی سی لزوجت ہوتی ہے، اس لزوجت کا سبب اس میں موجود ”جیلیٹن“ ہی ہے۔ کسی دوسرے مکثف ملائے بغیر وہ چکناہٹ ہی اس عرق کو ابال کر لذیذ شوربا بنانے میں مدد کرتی ہے۔ اسی وجہ سے شوربا ٹھنڈا ہونے کے بعد Gel کی طرح جم جاتا ہے۔ جیلیٹن کی بجائے میدہ، آٹا وغیرہ کوئی اور مکثف استعمال کیا جائے تو اس عرق کو شفاف Gel بنانے کی بجائے (Cream) کریم کی طرح کثیف اور غیر شفاف بنا دے گا، جب کہ جیلیٹن عرق کوشیشے کی طرح شفاف رکھتے ہوئے لطیف سا جماؤ دیتی ہے۔

جیلیٹن زیادہ تر خنزیر کے چمڑے سے نکالی جاتی ہے، گائے اور دیگر مویشی جانوروں کی کھال سے بھی نکالی جاتی ہے۔ چمڑے میں وزن کے اعتبار سے تیس فیصد Collagen ہوتا ہے۔ جیلیٹن بنانے کے لیے خنزیر کے چمڑے کو تقریباً چوبیس گھنٹے کے لیے ہلکے تیزاب میں ڈال دیتے ہیں جس میں بھیج کر اس کے اندر موجود ”کولاجین“ کے اندر جو پروٹین ہوتی ہے اس کے باہمی چپکے ہوئے اجزاء اکھل جاتے ہیں، جس کے نتیجے میں اس پروٹین کے وہ اجزاء جو ایک دوسرے سے بندھے ہوئے ہوتے ہیں وہ الگ الگ ہو جاتے ہیں انہیں اجزاء کو صاف کر کے سکھایا جاتا ہے پھر اس کو پتلی تہہ دے کر جمایا جاتا ہے یا پاؤڈر کی شکل میں محفوظ کر لیا جاتا ہے۔ اس میں ۹۰ فیصد جیلیٹن ہوتا ہے، ۸ فیصد پانی اور ۲ فیصد نمک اور گلوکوز ہوتا ہے۔

جیلیٹن کا استعمال اور مقاصد:

جیلیٹن غذاؤں اور دواؤں میں اس لیے استعمال کی جاتی ہے کہ اسے شفاف رکھتے ہوئے Gel بنا دے۔ اس لیے اسے ”مکثف مائع“ کہا جاسکتا ہے۔ نیز اس کو ملانے سے مصنوع غذا یا دوا لطیف ملائم اور چمک دار بن جاتی ہے۔ کسی بھی مائع میں جیلیٹن ڈال کر پکائیں تو وہ اسے گاڑھا بنا دے گی، جو ٹھنڈا ہو کر جم جائے گا اور شیشے کی طرف شفاف نظر آئے گا لیکن اس کا انجماد اتنا ہی لطیف ہوتا ہے کہ تھوڑی سی حرارت سے پگھلنا شروع ہو جاتا ہے، اسی وجہ سے ایسی چیزیں زبان پر رکھتے ہی زبان کی حرارت سے گھلنے لگتی ہیں۔

جیلیٹن جس کو ہائیڈرولائزڈ کولاجین بھی کہا جاتا ہے۔ عموماً اسے غذا، دوا، منشیات، ویٹامین کے کپسول، گمی کینڈی، مارشمیلو، فوٹو گرافی کی فلم اور کاغذ اور دیگر سامان آرائش میں استعمال کیا جاتا ہے، اسے ٹوٹی ہوئی ہڈیوں کی اصلاح یا سپلنٹ کے لیے بھی کھایا جاتا ہے۔ میڈیکل نیوز کے مجلے میں درج ہے کہ:

The health benefits of gelatin are similar to the benefits of collagen since gelatin contains the same amino acids. یعنی جیلیٹن کے وہی فوائد ہیں جو کہ کولاجین کے ہیں کیوں کہ جیلیٹن کے ایمنو ایسڈ وہی رہتے ہیں۔ اس سے اندازہ ہوا کہ

اس میں تبدیلی کس درجے کی ہوتی ہے؟

جیلیٹن بنانے کا طریقہ:

جیلیٹن گوشت اور چمڑے کی بالواسطہ پیداوار (By-Product) ہے۔ زیادہ تر جیلیٹن خنزیر کی جلد، اس کی اور دیگر چوپایوں کی ہڈیوں یا مویشی

جانوروں کی کھال سے بنتی ہیں۔ مختلف عملیات کے واسطے سے کولجین جیلیٹین میں بدل جاتی ہے، کولجین کے اندر موجود مالیکیول کی اپنی ساخت اور دوسرے مالیکیول کے ساتھ اس مضبوط ربط کو توڑنا ضروری ہوتا ہے جو غیر مغل کولجین کو مستحکم رکھتا ہے۔ جیلیٹین کو تیار کرنے کے تین مدارج ہوتے ہیں، جو درج ذیل ہیں:

(۱) پہلا عمل: جیلیٹین کی تیاری کے لیے استعمال کیا جانے والا خام مال اگر ہڈیوں سے نکالا گیا ہے تو اسے تیزابی محلول کے ذریعہ اس کے کیلشیم اور نمک کے ذرات کو دور کیا جاتا ہے۔ اس کی چربی کو کم کرنے کے لیے گرم پانی یا دیگر محلول کو استعمال کیا جاتا ہے، تاکہ Extraction یعنی درمیانی عمل سے پہلے چربی ایک فیصد سے زیادہ نہ رہے۔ اور اگر کچا مال موٹی کھالوں والا ہے تو اس کے لیے حجم کم کرنے، دھلنے، بال دور کرنے، چکنائی زائل کرنے کا عمل ضروری ہوتا ہے، تاکہ چمڑے کو درمیانی عمل یعنی جیلیٹین کشید کرنے کے لیے تیار کر لیا جائے۔ اس عمل میں کولجین کو Hydrolysis کرنے کے (یعنی پروٹین نکالنے کے لیے کیمیائی آبی عمل دینا) تین طریقے ہوتے ہیں:

Acid, Alkali, Enzymatic Hydrolysis.

ایسڈ والا طریقہ ایسے خام مال کے لیے استعمال ہوتا ہے جس میں کم الجھاؤ ہو مثلاً خنزیر کی جلد کے کولجین، جس میں دس سے اڑتالیس گھنٹے تک وقت درکار ہوتا ہے۔ Alkali Treatment نسبتاً پیچیدہ کولجین کے لیے مناسب ہوتا ہے جیسے گائے بھینس کی کھالیں کہ اس میں زیادہ وقت یعنی چند ہفتے لگ سکتے ہیں۔ اس کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ جس کولجین میں اب تک پیچیدہ کیمیائی اجزاء ہیں ان کے الجھاؤ کو ختم کیا جائے۔ جیلیٹین کی صنعت میں اول طریق سے تیار شدہ کو A-Type Gelatin کہا جاتا ہے۔ اور دوسرے طریقے سے تیار شدہ کو B-Type Gelatin کہا جاتا ہے۔ تیسرا طریقہ Enzymatic Hydrolysis اعلیٰ ترین طریقہ ہے، جس میں دوسرے طریق کی نسبت کم وقت لگتا ہے، اور اسکے نتیجے میں مکمل اور صاف جیلیٹین تیار ہوتی ہے جس میں ظاہری خصوصیات بہتر ہوتی ہیں۔

(۲) دوسرا عمل: Extraction یعنی اس سے جیلیٹین کشید کرنے کا عمل: کچا مال تیار ہو جانے کے بعد جزوی طور پر صاف کولجین کو پانی یا تیزابی محلول میں خاص درجہ حرارت پر رکھتے ہوئے اس سے جیلیٹین کشید کر لی جاتی ہے۔

(۳) آخری عمل Recovery: اس میں مختلف قسم کے کام ہوتے ہیں مثلاً: فلٹر کرنا، بخارات اڑا دینا، سکھانا، پسینا، برابر تہہ دینا۔ یہ سب عمل اس پر منحصر ہے کہ کس طرح جیلیٹین کو کشید کرنا ہے اور اس کو کیسے استعمال کرنا ہے۔



جیلیٹین کے متعلق مذکورہ معلومات کا انگریزی متن درج ذیل ہے:

Gelatin

Web Address: <https://en.wikipedia.org/wiki/Gelatin>

Gelatin or gelatine (from Latin: gelatus meaning "stiff" or "frozen") is a translucent, colorless, brittle (when dry), flavorless food ingredient that is derived from collagen obtained from various animal body parts. It is also referred to as hydrolyzed collagen, collagen hydrolysate, gelatine hydrolysate, hydrolyzed gelatine, and collagen peptides. It is commonly used as a gelling agent in food, medications, drug and vitamin capsules, photographic films and papers, and cosmetics.

Substances containing gelatin or functioning in a similar way are called "gelatinous". Gelatin is an irreversibly hydrolyzed form of collagen, wherein the hydrolysis results in the reduction of protein fibrils into smaller peptides, which will have broad molecular weight ranges associated with physical and chemical methods of denaturation, based on the process of hydrolysis. It is found in most gummy candy, as well as other products such as marshmallows, gelatin desserts, and some ice creams, dips, and yogurts.[1] Gelatin for recipe use comes in the form of powder, granules, or sheets. Instant types can be added to the food as they are; others need to be soaked in water beforehand.

Production of hydrolyzed collagen

Hydrolyzed collagen is produced from collagen found in the bones, skin, and connective tissue of animals. The process of hydrolysis involves breaking down the molecular bonds between individual collagen strands and peptides using combinations of physical, chemical or biological means. Typically, with skin-sourced collagen (Type-I collagens), hides are put in a lime slurry pit for up to 3 months, loosening collagen bonds; the hides are then washed to remove lime, and the collagen extracted in boiling water. The extracted collagen is evaporator concentrated, desiccated with drum driers, and pulverized.

Production

Gelatin is made from by-products of the meat and leather industries. Most gelatin is derived from pork skins, pork and cattle bones, or split cattle hides.[37] Gelatin made from fish by-products avoids some of the religious objections to gelatin consumption.[33] The raw materials are prepared by different curing, acid, and alkali processes that are employed to extract the dried collagen hydrolysate. These processes may take several weeks, and differences in such processes have great effects on the properties of the final gelatin products.

Gelatin also can be prepared at home. Boiling certain cartilaginous cuts of meat or bones results in gelatin being dissolved into the water. Depending on the concentration, the resulting stock (when cooled) will form a jelly or gel naturally. This process is used for aspic.

While many processes exist whereby collagen may be converted to gelatin, they all have several factors in common. The intermolecular and intramolecular bonds that stabilize insoluble collagen must be broken, and also, the hydrogen bonds that stabilize the collagen helix must be broken.[30]

The manufacturing processes of gelatin consists of three main stages:

1. Pretreatments to make the raw materials ready for the main extraction step and to remove impurities that may have negative effects on physiochemical properties of the final gelatin product.
2. The main extraction step, which usually is done with hot water or dilute acid solutions as a multistage extraction to hydrolyze collagen into gelatin.
3. The refining and recovering treatments including filtration, clarification, evaporation,

sterilization, drying, rutting, grinding, and sifting to remove the water from the gelatin solution, to blend the gelatin extracted, and to obtain dried, blended, ground final product.

Pretreatments

If the raw material used in the production of the gelatin is derived from bones, dilute acid solutions are used to remove calcium and other salts. Hot water or several solvents may be used to reduce the fat content, which should not exceed 1% before the main extraction step. If the raw material consists of hides and skin; size reduction, washing, removal of hair from hides, and degreasing are necessary to prepare the hides and skins for the main extraction step.

Collagen hydrolysis is performed by one of three different methods: acid-, alkali-, and enzymatic hydrolysis. Acid treatment is especially suitable for less fully cross-linked materials such as pig skin collagen and normally requires 10 to 48 hours. Alkali treatment is suitable for more complex collagen such as that found in bovine hides and requires more time, normally several weeks. The purpose of the alkali treatment is to destroy certain chemical crosslinks still present in collagen. Within the gelatin industry, the gelatin obtained from acid-treated raw material has been called type-A gelatin and the gelatin obtained from alkali-treated raw material is referred to as type-B gelatin.[38]

Advances are occurring to optimize the yield of gelatin using enzymatic hydrolysis of collagen. The treatment time is shorter than that required for alkali treatment, however, and results in almost complete conversion to the pure product. The physical properties of the final gelatin product are considered better.[39]

Extraction

After preparation of the raw material, i.e., reducing cross-links between collagen components and removing some of the impurities such as fat and salts, partially purified collagen is converted into gelatin by extraction with either water or acid solutions at appropriate temperatures. All industrial processes are based on neutral or acid pH values because although alkali treatments speed up conversion, they also promote degradation processes. Acidic extraction conditions are extensively used in the industry, but the degree of acid varies with different processes. This extraction step is a multistage process, and the extraction temperature usually is increased in later extraction steps, which ensures minimum thermal degradation of the extracted gelatin.

Recovery

This process includes several steps such as filtration, evaporation, drying, grinding, and sifting. These operations are concentration-dependent and also dependent on the particular gelatin used. Gelatin degradation should be avoided and minimized, so the lowest temperature possible is used for the recovery process. Most recoveries are rapid, with all of the processes being done in several stages to avoid extensive deterioration of the peptide structure. A deteriorated peptide structure would result in a low gel strength, which is not generally desired

The Science of Gelatin

By Fine Cooking Editors

Web Address: <https://www.finecooking.com/article/the-science-of-gelatin>

By David Joachim and Andrew Schloss

From Fine Cooking #132, pp. 28-29

Easy to use, easy to find, and able to assume the flavor and color of whatever liquid it's dissolved in, gelatin is a versatile thickener for both sweet and savory cooking—it's the secret to the shimmering glaze of a perfectly reduced pan sauce and the silky mouth-feel of an ethereal panna cotta. Mix gelatin with liquid and heat it up, and it dissolves into a thin, clear,

flawless sauce; let it cool and the liquid firms up into a jewel-like solid. But as soon as that solid hits the warmth of your mouth, it becomes fluid again. Here, we'll explain where this magical ingredient comes from, the science behind how it works, and how to successfully use it in your cooking.

Where does gelatin come from?

Gelatin is a mild-tasting protein derived from the collagen in animal tissue, and it's the only protein with the power to thicken liquids. You can see its effect every time you roast meat. The drippings in the bottom of the roasting pan owe their slightly sticky consistency to gelatin. That viscosity allows you to boil those juices into a luscious sauce without the addition of any other thickener. It's also why the juices set into a solid gel as they cool. Unlike starch- and flour-thickened sauces that are opaque and creamy, sauces thickened with gelatin are crystal clear and syrupy.

Most gelatin is produced from pig skin, which contains about 30% collagen by weight. Collagen is the connective tissue protein that gives strength to muscles and tendons and resiliency to an animal's skin and bones. To make gelatin, pig skin is soaked in dilute acid for about 24 hours, which unravels the crosslinking protein bonds in the collagen. The resulting free protein chains are extracted, filtered, purified, and dried into sheets or granules (powder) that are around 90% gelatin, 8% water, and 2% salts and glucose.

How does gelatin work?

Gelatin is unlike any other protein used in the kitchen. Typically, food proteins respond to heat by unraveling, then bonding to one another and coagulating into a firm, solid mass. For example, think of a frying egg. The liquid protein of the white, called albumin, firms up into a solid mass of egg white as it heats. But gelatin proteins don't readily form bonds with one another. Heat causes them to initially unravel and disperse just like any protein. They never form new bonds, though, so the liquid in which they're dispersed stays fluid. Because gelatin proteins are long and stringy, they tend to become interwoven, causing the hot liquid in which they are suspended to thicken, but not completely solidify when warm. As gelatin cools (as in a pan of cooled meat drippings), the protein strands line up next to each other and twist into long ropes, transforming the liquid into a firm gel.

Are there vegetarian alternatives to gelatin?

Yes. Vegetarian substitutes for gelatin are made from carbohydrates rather than proteins. The most common vegetarian gelling agents are agar (aka kanten) and carrageenan (aka Irish moss), both extracted from red algae, a type of seaweed.

Popular in Asian cooking and widely available in health food stores and Asian markets, agar works much like gelatin in that it's soaked in cold water and dissolved in hot liquid, which then firms up into a gelled solid upon cooling. The main difference for the cook is that gels made with agar must be boiled to completely dissolve the carbohydrates, whereas gels made with gelatin actually weaken if the mixture is boiled. The other difference is that while gelatin melts near body temperature (95°F to 100°F), agar melts at about 185°F, so agar gels will not melt into a tongue-coating liquid in your mouth. Agar gels also tend to have a more fragile and crumbly texture than gelatin gels. However, agar has an even greater gelling capacity than

gelatin-you need only about 1/2 teaspoon of agar powder to firmly gel 1 cup of liquid as opposed to 2-1/2 teaspoons for powdered gelatin.

Carrageenan (Irish moss) has a unique property: It can thin under pressure, yet return to its original viscosity once the pressure is released. For this reason, it's often used in industrial food production, where it can be pumped through factory pipelines without losing its thickening ability. It's a preferred thickener for ice creams and bottled sauces.

There are three classes of carrageenans: kappa, iota, and lambda. Kappa carrageenans produce firm gels; iota carrageenans produce softer, more elastic gels; and lambda carrageenans gel only when mixed with proteins, such as those in dairy products.

Some studies suggest that carrageenans may result in the development of gastrointestinal inflammation; however, the Federal Drug Administration and the National Organic Program currently consider carrageenans safe for human consumption.



Medical News

Web Address: <https://www.medicalnewstoday.com/articles/319124.php>

What is gelatin? Most people are familiar with flavored, colorful gelatin. But it may be surprising to learn that gelatin is mostly made up of protein.

Gelatin is made by boiling animal bones, cartilage, and skin to extract the collagen. Collagen is a fibrous protein that connects muscles, bones, and skin in animals.

When collagen is processed, it becomes a flavorless, colorless substance called gelatin. After gelatin cools, it has a jelly-like texture.

Unlike collagen, gelatin dissolves in hot water, and the texture makes it practical to use in sauces, soups, and desserts.

The health benefits of gelatin are similar to the benefits of collagen since gelatin contains the same amino acids.

Uses

Gelatin may be used in food products, medications, and cosmetics as a gelling agent.

Gelatin is commonly found in gummy candies, marshmallows, and the coating of drug capsules. It is also eaten as a bone broth or taken as a supplement.

Benefits

Gelatin may have a range of health benefits, including the following:

1. Improving skin health

Collagen is what gives skin its healthy and youthful appearance. As people age, they naturally lose collagen, which causes the skin to become less firm. The result is skin that has wrinkles and lines. As gelatin is a great source of collagen, it may be a natural way to improve the skin's appearance.

2. Providing protein

One benefit of gelatin is that it provides nearly 2 grams (g) of protein per ½ cup. Protein is considered a macronutrient, which means the body needs a large amount.

Some animal sources of protein also contain significant amounts of unhealthy fat. Gelatin is a protein source that does not contain fat.

خطبہ تنقیح

(از: محدث کبیر مدظلہ العالی)

(۱) ٹینڈر کی تعبیر میں مفتیان کرام کی عبارتیں جو بھی ہوں، میری نظر میں یہ تعبیر مناسب تر ہے کہ چند افراد سے کسی مال یا چند قسم کے اموال کا بھاؤ یعنی قیمت طلب کرنا اسے بیع مزایدہ یا مناقصہ نہیں کہا جائے گا بلکہ صرف مساومہ یعنی مال کا بھاؤ (قیمت) بتانا۔ اکثر بیع اسی عمل پر متفرع ہوتی ہے اور کبھی نہیں ہوتی۔ اس لئے بیع مناقصہ و مزایدہ سے تعبیر کرنا مجھ کم علم کی نظر میں مجازاً ہی درست ہے نہ کہ حد تمام یا رسم تمام کے طور پر۔

رہ گیا اس کا شرعی حکم تو اس میں مال کی جنس و مقدار اور ان کے اوصاف جن سے مال کی قیمت پر اثر پڑتا ہے کا معلوم ہونا ضروری ہے اور چونکہ گورنمنٹ بھاؤ طلب کرتے وقت ان اموال کے بھرپور معائنہ کی اجازت دیتی ہے اور بھاؤ دینے والی کمپنی یا افراد معائنہ بھی کر لیتے ہیں اس لئے ٹینڈر دینے والوں کو ان اموال کے متعلق معتد بہ علم ہو جاتا ہے۔ اس بنا پر ٹینڈر پر متفرع ہونے والی بیع کے جواز میں کلام کی بہت کم گنجائش رہتی ہے۔

(۲) رشوت کے معاملے میں اس کے جواز و عدم جواز کا مدار حق کے ثابت یا مجرد ہونے کا اعتبار نہ ہونا چاہئے بلکہ اس امر میں دین و نفس یا مال کی دفع مضرت، دفع ظلم و شدت حاجت کا اعتبار ہے اور فقہاء کی بعض عبارات میں حصول نفع کا ذکر ہے۔ اس سے یہی منافع جو ظلم و مضرت اور حاجت شدیدہ کی مدافعت پر مشتمل ہو۔ اجلی النص میں اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تصریح فرمائی ہے کہ منفعت وزینت کے لئے کسی ممنوع کی رخصت نہیں ہے۔ پھر اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: اگر بجبوری اپنے اوپر سے دفع ظلم ہو تو حرج نہیں اور اپنا آتا وصول کرنے کو ہو تو حرام ہے۔ پھر بطور استشہاد ہندیہ کے کتاب الوصایا سے امام قاضی خاں کی عبارت نقل فرمائی: ”ان بذل المال لاستخراج حق له على غيره رشوة وان بذل لدفع الظلم عن نفسه او ماله لم يكن رشوة“۔

اسی مضمون کو بہار شریعت میں ان الفاظ میں ذکر کیا: ”یا کسی کے ذمہ اپنا حق ہے جو بغیر رشوت دیے وصول نہ ہونا یہ اس لئے رشوت دیتا ہے کہ میرا حق وصول ہو جائے یہ دینا جائز ہے یعنی دینے والا گنہ گار نہ ہوگا مگر لینے والا ضرور گنہ گار ہے، اس کو لینا جائز نہیں“

(۳) ٹینڈر پاس کرانے کے لئے رشوت دینا بجبوری جائز ہے یا نہیں؟ یہاں سب سے پہلے مجبوری کا معنی و مفاد متعین ہونا ضروری ہے کیونکہ بعض جوابات میں یہ ہے ٹینڈر حق ثابت نہیں اس لئے ناجائز ہے بلکہ یہاں ضرورت و حاجت بھی متحقق نہیں اس لئے بھی ناجائز۔ اپنے جس حق کے لئے رشوت دینا جائز ہے اس حق کا دوسرے پر لازم ہونا اور بے رشوت وصول ہونا متعین ہو تو رشوت دینا جائز ہے یعنی دینے والے کو جائز، لینے والا مرتشی و گنہ گار۔

یہاں حق سے حق ثابت مراد ہے۔ جب تک وہاں ظلم و اضرار متحقق نہ ہو رشوت دینا جائز نہیں، مطلق حق ثابت ہونا رشوت دینے کے جواز کے لئے کافی نہیں۔ بعض جوابات میں دفع ظلم کی صورت میں جائز ہے۔ بعض جوابات میں جلب منفعت کے لئے رشوت جائز ہے۔ اصل بحث یہ ہے کہ ٹینڈر پر جو بیع منعقد ہوتی وہ جائین سے مال ہی کا تبادلہ ہوتا ہے تو ٹینڈر بھرنے والے نے صرف ایجاب کیا ہے، بیع پر حق کس طرح لازم آیا؟ اگر اس کا حق لازم آیا تو دوسرے ٹینڈر بھرنے والے کا حق کیوں لازم نہ آیا۔ پھر جب تمام ٹینڈر بھرنے والے حقدار ہوں تو کیا ایک نے رشوت دے کر ظلم نہ کیا؟

اس بحث سے گزرنے کے بعد یہ سوال آیا یہاں مجبوری صرف اسی شخص کو لازم آسکتی ہے جب اس کا بھاء دوسرے خریداروں سے زیادہ ہو پھر بھی منظوری ملنے کی امید نہ ہو یا مال بیچنے کے لئے کئی لوگوں نے اپنے مال کے دام کا ٹینڈر بھرا اور ایک شخص نے اپنے مال کا دام سب سے کم بتایا اور اس کے باوجود اس کا ٹینڈر پاس ہونے کی امید نہ رہی تو مجبوری اور ظلم متصور ہونے کی صورت ہے۔

جو حضرات ایسے مجبوروں کے لئے جواز رشوت کے قائل ہوں تو بات قرین تحقیق ورنہ مطلقاً جواز کی راہ نکالنا دوسرے ٹینڈر پیش کرنے والوں پر ظلم و اضرار کی راہ کھولنا ہے۔ ہاں اگر چند لوگوں نے باقی لوگوں سے زیادہ برابر برابر ٹینڈر بھرا تو ان میں سے جو رشوت دے تو ان چند میں جو باقی ہیں ان پر ظلم ہوا یا نہیں۔

مطلق جلب منفعت کے لئے رشوت دینے کا جواز بعض عبارات فقہاء میں ضرور مذکور ہے مگر اس سے مراد مطلق نہیں ہے بلکہ دفع ضرر و دفع ظلم سے مقید ہے ”فمعناہ لجلب النفع الذی الیہ حاجة شدیدة“۔

اس مسئلے میں مولانا فیضان المصطفیٰ صاحب نے جو تنقیح فرمائی ہے، میری نظر میں وہی صحیح و منفع ہے۔ میں اس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ اگر مطلقاً نفع کی بنا پر رخصت اعطائے رشوت جائز ہو جائے تو رشوت کا بازار اتنا گرم ہوگا کہ اس کی حدت ناقابل برداشت ہوگی۔

(۴) ٹینڈر پاس کرنے والے آفیسر کی شرعی حیثیت:

(الف) ٹینڈر پاس کرنے والا ادھیکاری بھنگار کے مال کا مالک نہیں بلکہ حکومت یا کمپنی کی طرف سے وہ اجرت یا تنخواہ بھی لیتا ہے اور مالک کی طرف سے حسب تصریح مالک تصرف بھی کرتا ہے اس لئے وہ وکیل ہے اور من وجہ دلال و سمسار بھی ہے اور اگر اسے صرف وکیل کہا جائے تو یہ بھی صحیح ہے کہ شرع میں وکالت کی اجرت ممنوع ہونے پر مجھے کوئی دلیل نہیں ملی۔

البتہ یہ بات پیش نظر رہے کہ ملک یا حکومت ہمارے علاقوں میں کسی فرد یا افراد کا نام نہیں بلکہ املاک ملک کے قیم کے حکم میں ہیں، ان کے جائز تصرفات جائز ہیں اور ان کے ناجائز تصرفات میں کچھ شرعاً نافذ ہیں اور کچھ نہیں۔ تفصیل کا موقع نہیں۔ !!

